فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینهم

ثم لا یجدوا فی انفسهم حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیما

الحمد لله علی احسانه که یه رساله هدایت کا مقاله مولوی عبد الرب صاحب کی جواب میں موسوم به

هدایت القلوب القاسیه
فی رد کلمات

مع جواب اجمالی بلاغ المبین محمد شاه و بعض مطاعن اہل بدعت

جناب افادت مآب مولانا مولوی محمد سعید سلمه الله المجید کی تالیفات سے

در مطبع انصاری دہلی مطبوع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونومن بہ ونتوکل علیہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یہدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضلل فلا ہادی لہ ونشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ ونشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ الذی ارسل الی الناس کافۃ وبشیرا ونذیرا صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وصحابہ وازواجہ وذریاتہ وسلم تسلیما کثیرا کثیرا **امابعد** راجی الی اللہ المجید محمد سعید عفی عنہ گزارش کرتا ہے کہ یہ دنیا سخت بلا ہے جب کسی بھلی آدمی کی دامنگیر ہوتی ہی تو تباہ ہی کر دیتی ہی **شعر** ہے

دنیا عجب طرح کی علامۃ الدہر ہے مرد دین دار کو بھی دہریہ کر دیتی ہے جو عالم جو باوجود علم کے عاقبت فراموشی کرتا ہی تو یہ اوسکی حیلہ سازی ہی یہ کٹ ملا حق فراموش جو ہمیشہ سی اہل حق کے دشمن چلی آتی ہین اور جھگڑنے پر مستعد رہتی ہین یہ سب اسیکی خرابی ہی وجہ اسکی یہ ہے کہ اہل حق تو بموجب آیت متاع الدنیا قلیل و العاقبۃ خیر لمن اتقی وحدیث الدنیا ملعونۃ کی اسکو حقیر سمجھتی ہین اور ہمیشہ اس سی نفرت رکھتی ہین اور کلمہ حق کا مقال لا تخافون فی اللہ لومۃ لائم کا خیال جب ان کٹ ملون نے دیکھا کہ انکی رفاقت سی دنیا وصول نہین ہوتی تو اونکی مقابل جھگڑنے اور لوگونکی بہکانی پر کمر باندہی چنانچہ ایک شخص مولوی محمد عبد الرب عظیم شیہ جو مولوی عبد الخالق صاحب مرحوم کے فرزند اور مولانا مولوی محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی کی سالی ہین انہون نی بھی اہل باطل کیطرح اہل حق کے رد مین قدم نکالی ہین اس بزرگ نے اکثر جو کچھ بیٹھی ہو سب اپنے بہنوی مولانا محمد نذیر حسین صاحب پر ہا ہی لیکن چونکہ ہدایت وسعادت مطلق کی اختیار سے ہے ولکن اللہ یہدی من یشاء الی صراط المستقیم اگرچہ

صدہا آدمی دور دراز کے مولانا ممدوح کی صحبت سے فیضیاب ہوئے اور ہوتے ہین مگر بموجب مثل
مشہور چراغ کے نیچے اندہیرا ہوتا ہی یہہ صاحب باوجود صحبت کے کورے کے کورے ہی رہے ۔ ع
تہیدستان قسمت را چہ سود از رہبری کامل ؛ اندنون مین ایک رسالہ مسمی گلزار آسیہ بہو نے مسلمانون
کے دہوکہ دینے کیواسطے ظاہر تو بطور چہل حدیث کے مرتب کرکے شایع کیا ہے لیکن در پردہ معنی احادیث
مین ایسی تحریف اور مسخ کی ہی کہ جسمی اس امر کا خوف ناشی ہی کہ عوام الناس اس حال مین پہنسکر دین
کو برباد کرین اگرچہ ماہرین فن حدیث تو خوب سمجہہ گئے ہونگے کہ اس رسالہ کے مولف کو علم حدیث
سے ممارست نہین لیکن بیچاری عوام کالانعام جنکے دلون مین مولوی صاحب کی عظمت سمائی ہے
کیا جانین اور تلبیسات خفیہ مولوی صاحب کو کسطرح پہچانین لہذا اس عاجز نے حسبتہ للہ واسطے
خیر خواہی عامہ مسلمین کے کمر ہمت باندہی کہ اس رسالہ کا حال بطور مشتی نمونہ از خروارے قلمبند کردون
اگر مفصل لکہون تو ایک دفتر عظیم ہوگا کیونکہ کوئی کلام آپکا خالی کلام سے نہین مگر مجہے اختصار منظور ہے
کیونکہ کون مولوی صاحب کے خرافات کے پیچہے پڑے فہیم ہی پر باقی کو قیاس کرینگے اب اللہ کے نام سے شروع کرتا
ہون حسبی اللہ ونعم الوکیل **قولہ** خاکپائے درویشان محمد عبد الرب **اقول** واہ صاحب خاکپائے
درویشان بہی بننا اور اہل حق سے مقابلہ رکہنا ؛ درویشونکو ان جہگڑون سے کیا کام انکو تو گوشہ تنہائی
کافی ہے خدا جانے وہ کونسے درویش ہین جنکی آپ خاکپا ہین اگر یہ صوفی متعارفہ تو پہر یہ تعصب کیون
ہے کیونکہ مشہور ہی کہ الصوفی لا مذہب لہ اگر یہہ مراد نہین تو خدا جانے کون ہین راہب یا جوگی معلوم
ہوتا ہی کہ محض تکبندی مولوی صاحب کی ہی انتہی **قولہ** یعنی عالم جوانی مین جو حال شہر دہلی
کا دیکہا تہا سبحان اللہ اسکا بیان کرون قابل دید تہا ہر گلی کوچہ مین علما درس تدریس مین مشغول
تہے اور کسیطرح کا اختلاف نہ تہا مگر وہابی بدعتی کا اور وہ بہی ایسا نہ تہا کہ گلی کوچون مین جنگ و
جدال اور مسجدونمین فساد ہو اب وہ سب علما انتقال فرما گئے نور اللہ مرقدہم **اقول** مولوی
صاحب اب بہی وہی حال ہے جو آپنے عالم جوانی مین دیکہا تہا بندے اکثر دن رات کلام
رسول مقبول کی درس تدریس مین اب بہی ویسے ہی مصروف ہین جیسے پہلے بلکہ اوس سے زائد
گلی کوچہ مین ذکر حدیث رسول کا ہے دن بدن توحید پہیلتی جاتی ہی شرک و بدعت کا نام و نشان

مٹا جاتا ہے ہان اگر حاسد ونکو ماری حسد کے کچھہ نظر نہ آوے تو کسیکا کیا قصور **بیت** گر نہ بیند
بروز شپرہ چشم چشمہ آفتاب راچہ گناہ مولوی صاحب آپکے حواس خمسہ مین بباعث پیری کے
خلل آگیا ہے اگر آپکو درس تدریس نظر نہین آتا تو آپ پر واجب ہے کہ ضعف بصارت کا علاج کیجئے
باقی جو آپ فساد ذکر کرتے ہین صاحب پہلے کیا کچھہ نہین ہو چکا آپکو یاد ہوگا کہ اونکے معاملہ مین کیا
کچھہ ہوا نوبت بادشاہ تک پہنچی چلو ان سب کو جانی دو اپنی گہر کیطرف خیال کرو آپکے بزرگوارن
اور حاجی قاسم مین کیا کچھہ اختلاف وہابی بدعتی کی وتیرہ سی رہا دن رات جوتی پیزار چلتی
تہی خانہ خدا کے دو حصہ ہوگئی ایک وقت ایک ہی مسجد مین دو جماعتین ہوتی تہین پہر آپکا کہنا
کہ گلی کوچہ مین جنگ وجدال اور مسجدونمین فساد نہ تہا بالکل لغو اور کذب ہی آپکا یہہ فقرہ نور اللہ
مرقدہم بہی عجیب صلح کل معلوم ہوتا ہے کہ بدعتی اور وہابی سب علماؤنکو نور اللہ مرقدہم سے
تعبیر کرتی ہین کیا آپکو یہہ حدیث یاد نہین من وقر صاحب بدعۃ فقد اعان علی ہدم الاسلام
قولہ ہم عامل بالحدیث ہین مسلمانونکو یہہ خلجان پیدا ہوا کہ انہون نی جو اپنا نام عامل بالحدیث
رکہا کیا سمجھہ کر رکہا **اقول** انہون نی عامل بالحدیث آجکل تو اپنا نام نہین رکہا بلکہ پہلی ہی
سی صحابہ تابعین اور ہر زمانہ مین عامل بالحدیث چلی آتی ہین جو عمل بالحدیث کرتی اور کبہی
تاویلون سی بچے وہی عامل بالحدیث ہی باقی آگی جاکر یہہ جو آپ فرماتی ہین اور اگر یہہ جانا
کہ مقلدین عامل بالحدیث نہین صاحب انہون نی کیجانا آپکی سب اصولی اور فقیہ یہی کہتی چلی
آئی ہین کہ مقلد کو مجاز عمل حدیث پر کرنیکا نہین اور نہین تو ذرا شرح سفر السعادت کا ہی
ملاحظہ کیجئے شیخ عبد الحق آپکی ممد معاون فرماتی ہین کہ اگر حدیث مخالف مذہب کے پڑی تو اوسکے
عمل کرنیمین اختلاف ہے اور آگے جاکر کہتے ہین کہ عوام بلکہ اون کے علما کو بغیر مجتہد کے کسیکو یہہ
لیاقت نہین کہ حدیث کو سمجھی اور کچھہ اخراج کری پہر اب آپ ہی فرماوین کہ مقلد عامل
بالحدیث ہین یا نہین آپکا یہہ لفظ کہ مسلمانونکو یہ خلجان ہوا کیون صاحب آپکی نزدیک یہہ
لوگ مسلمان نہین ہین جو انکو خارج کیا اور کہا کہ مسلمانونکو خلجان ہوا اگرچہ آپکے محشی درپی تاویل
ہین لیکن جسکو زمانہ بگاڑی عطار کیا کریگا اگر ماتن صاحب کے یہی مراد ہے کہ عامل بالحدیث یہہ

مسلمان نہین تو لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑہنا چاہیے کہ رسول اللہ صلعم کے وقت سے تخمینا قریب تیرہ سو برس کے گذری ہین جسقدر صحابہ تابعین ائمہ علما صلحا غوث قطب محدثین کہ عامل بالحدیث تہے تو وہ مسلمان بہی نہین تہے قل اعوذ برب الناس ملک الناس الہ الناس من شر الوسواس الخناس الذی یوسوس فی صدور الناس من الجنۃ والناس **لطیفہ** محشی صاحب یعنی مولوی عبد اللہ ٹونکی مدرس مدرسہ مولف گلزار آسیہ حاشیہ نمبر ۲ مین فرماتی ہین محمد بن اسمعیل بخاری بہی شافعی المذہب ہے ذکرہ سید المحدثین شیخ ولی اللہ فی رسالۃ انصاف انتہی معلوم ہوتا ہی کہ مولویصاحب نے یا تو رسالہ انصاف دیکہا ہی نہین کسیکی تقلید سے لکہدیا ہے یا دیکہا ہے تو اوسکا مطلب نہین سمجہی صاحب رسالہ انصاف مین یہ کہان لکہا ہی کہ امام محمد بن اسمعیل شافعی المذہب یعنی آپ جیسے مقلد محض تہے انصاف مین اونکا بسبب توارد اجتہاد امام شافعی سی مجتہد منتسب ہونا لکہا ہی نہ مقلد محض ہونا اصل عبارت رسالہ انصاف کی نقل کیجاتی ہی معنی انتسابہ الی الشافعی انہ جری علی طریقتہ فی الاجتہاد و استقراء الادلۃ و ترتیب بعضہا علی بعض و وافق اجتہادہ اجتہادہ الخ ترجمہ معنی نسبت کرنی اوسکے کے طرف شافعی کے یہہ ہین کہ تحقیق وہ اجتہاد مین اور طلب دلائل اور ترتیب بعض اون دلائل کی بعض پر اوسیکے طریقہ پر چلا اور موافق ہوا اجتہاد اوسکا ساتہہ اجتہاد شافعی کے آخر تک اگر مولوی صاحب اس عبارت کا یہی مطلب سمجہی ہین تو منقول معقول سب کو ڈبو یا اس سے امام بخاریکا مقلد ہونا کہانسی نکالا ع بدین عقل و دانش بباید گریست * کاشکے اگر مولوی صاحب رسالہ انصاف کا ملاحظہ کرتی تو یہ بات ہرگز زبانپر نہ لاتی کیونکہ شاہ ولی اللہ صاحب خود آگے جاکر اس امر کی تصریح کرتے ہین کہ منتسب فی المذہب کو مقلد نہین کہتی بلکہ مجتہد کہتی ہین حیث قال الثانی البالغون الی مرتبۃ الاجتہاد و المجتہد لا یقلد مجتہدا الخ ترجمہ دوسری قسم وہ ہین جو پہونچنی والی ہین مرتبہ اجتہاد تک حال یہہ ہی کہ مجتہد نہین تقلید کرتا مجتہد کی آخر تک یہانسی معلوم ہوا کہ بخاری مقلد نہ تہے بلکہ مجتہد تہی اصل تو یہہ ہے کہ بخاری مجتہد مستقل تہی جیساکہ تصریح کی ہی ائمہ نقل فی علامہ رملی نے بخاریکو مجتہد مستقل لکہا ہے اور حافظ ابن حجر نے ابو مصعب سے نقل کیا ہی کہ محمد بن

اسمعیل بخاری ہماری دانست مین زیادہ تر ہین علم فقہ اور حدیث مین امام احمد بن حنبل سے
اور قتیبہ بن سعید کہتی ہین کہ مینی بہت سے فقہا سی نشست کی لیکن مثل محمد بن اسمعیل کے کسیکو
نہین دیکھا جس شخص نے کتاب بخاری کو خوب غور سی پڑہا پڑہایا ہی وہ خوب جانتا ہی کہ بہت
سی جگہ پر بخاری نی شافعی پر اعتراض کیا ہی بہلا کہین مقلد بہی مجتہد پر اعتراض کرتا ہے
سب صاحبونکی خدمت مین گذارش ہی کہ اکثر حواشی مولوی صاحب کی شرح نخبہ اور اس کتاب کے
دہوکی بازی سی بہری ہوئی ہین عاملان بالحدیث کو لازم ہے کہ نظر غور سی ان دونون
رسالونکی حواشیکو دیکہین تاکہ غلطی مین نہ پڑین فقط **قولہ** اس باب مین رسایل طرفین
چند در چند چہپ کر شایع ہوی آخر الامر کتاب انتصار الحق مولفہ عالم جلیل فاضل نبیل مولوی
ارشاد حسین صاحب حنفی کی ایسی ہوئی کہ لاجواب ہے **اقول** لا حول ولا قوۃ الا باللہ انتصار
بہی کچہ کتاب ہے جسمین سوا دو چار خرافات اور ژٹلیات منطقیونکی کوئی بات تحقیق کی نہین
اگر کسینے اوسکو من اولہ الی آخرہ اسکی لفظ لفظ کو قابل جواب کے نہ سمجہ کر کچہہ توجہہ نہ کی تو کیا وہ
لاجواب شمار کیجائیگی ایسی عقل پر پتہر پڑین یون تو اوسکے کئی جواب بہی ہو چکی ہین جیسے براہین
اثنا عشرہ تلخیص الانذار جو آپکے نواسی دادا داحمد حسن نی لکہا ہے اور ایک مدت سی چہپ کر شایع
ہو چکی ہین اور ایک جواب تفصیلی صاف لکہا رکہا ہے جو عنقریب چہپیگا جس سی انتصار کا
سارا دہچر بگڑ گیا ہو مین پہلی ہی گزارش کر چکا ہون کہ آپکو بباعث ضعف پیری کے کچہہ معلوم
نہین ہوتا اسکا کچہہ علاج آپ پر لازم ہے اور یہ تو فرمائی کہ مولوی ارشاد حسین ایک بدعتی
اور مکفر مولوی محمد اسمعیل صاحب شہید رحمۃ اللہ کا معروف و مشہور ہی اسکی یہ تعریف سبحان اللہ
یہ آپکی عجیب دینداری ہی کہ ایسی مبتدع کی ثنا مین آپ رطب اللسان اور مولانا محمد اسمعیل صاحب شہید
رحمۃ اللہ علیہ کی تعریف مین کبہی ایک کلمہ بہی قلمی نفرمایا کیا آپکو یہہ حدیث یاد نہین کہ
المرء مع من احب مولوی صاحب تدارک بیان اسلامہم کہتی **قولہ** مینے یہہ مناسب جانا کہ ایک کوئی
رسالہ جمع ہو اور ایسی طرز سے ہو کہ مقلد و غیر مقلد دونونکے کام آدی **اقول** کیون نہو
جبتک یہہ نکرین پانچون سوارونمین کسطرح داخل ہون اب آپ بہی پانچون سوارونمین داخل

ہوگئی گہوڑی کی تعل لگ رہی تہی مینڈک کی نی بہی پانو اوٹہایا آپ پر بہی صادق آتا ہے
مبلغ علم تو آپکا معلوم تہا اور یہ بہی سب آپکو جانتے تہے کہ آپ صلح کل ہین پہر آپنی یہ کیون
کہا کہ دونو کے کام آدمی ہان اگر آپ انصاف کرتے اور یہ خرافات جسکو ادنی طالب علم بہی
دیکہکر قہقہہ مارتی ہین نہ لکہتی تو البتہ آپکی کتاب اس جملہ کے مصداق ہوتی شاید یہ غلطی سی لکہا
گیا ہی آپنی قصداً نہین لکہا ہی **قولہ** اصول انکا یعنی کتب صحاح ستہ کو قرار دیا اسواسطے کہ وہ
کتابین مقبول الطرفین ہین ہی **اقول** اصول یہہ بہی ہین اور جو حدیث موافق طریقہ
محدثین کی ہو وہ بہی قبول ہین مگر افسوس ہی کہ آپ اسکے پابند نہ رہی کیا اچہا ہوتا اگر آپ
بیچ ہین موضوعات اور ضعیف حدیثون سی بچتی اور فقط چالیس حدیثین صحیح لکہکر ترجمہ کر دیتی
مگر آپکو دنیا کمانی اور جاہلون کی سامنی فخر کرنا منظور تہا اسواسطی آپسے یہ نہو سکا **قولہ** بلکہ بعضے
حدیثین صحاح ستہ کی ایسی ہین کہ منسوخ کہا انکو تمام امت نے جیسے حدیث بخاری کی کہ کہا ابی
بن کعب نے یا رسول اللہ جب مجامعت کری آدمی اپنی عورت سے الخ **اقول** آپکی استعداد اور کتب
بینی اور مذاہب پر نظر ہونی اس سی خوب ثابت ہوتی ہی معلوم ہوتا ہی کہ آپ کو مذہب مجتہدین
کی بہی معلوم نہین ہین صاحب داؤد ظاہری جسکو آپ ایک رذرہ بہشت کا عطا کر چکے ہین اور
اسکی اصحاب اور بخاری اور حضرت عثمان رض سبکا یہ مذہب ہے کہ جبتک انزال نہو غسل نہین آتا
کیا آپکے نزدیک یہ سب لوگ حضرت کی امت مین داخل نہ تہی مسلمانکو تو طاقت نہین کہ ایسی لوگونکو
امت سی خارج کری آپکو اختیار ہی جو چاہین سو کہین یہان سی جہالت محشی صاحب کی بہی خوب کہلگئی
کہ جو حاشیہ نمبر ۲ پر لکہتے ہین یعنی تمام امت کے معتمدین فی مین پوچہتا ہون کہ آپنی یہ تفسیر کس لفظ کی
کس قرینہ سی کی ہی وہ کونسا ان کی کلام مین قرینہ تہا جو آپنی یہ قید بڑہائی اور اپنا جہل ظاہر
کیا کیا آپکی نزدیک حضرت عثمان رضہ اور بخاری وغیرہ معتمد نہین ہین سچ تو یہ ہی کہ آپکی آنکہو پر
تقلید کی پٹی بندہی ہوئی ہی جو چاہتی ہین بی سوچ سمجہے لکہہ دیتی ہین **قولہ** اور حدیث ابن
عباس کی کہ جمع کیا رسول اللہ صلعم نی الخ **اقول** یہ بہی دال ہی اسبات پر کہ آپکو مذاہب سے
کچہہ آگاہی نہین اور نہین تو ذرا نووی شرح مسلم ہی کو دیکہا ہوتا امام نووی اسبات مین

کیا لکھتے ہین کہ جمع فی الحضر متروک ہے یا نہین آپکی خاطر سی عبارت نووی کی یہان نقل کئی دیتا ہون و ذہب جماعة من الائمة الی جواز الجمع فی الحضر للحاجة لمن لا یتخذہ عادة ہو قول ابن سیرین و اشہب من اصحاب مالک وحکاہ الخطابی عن القفال الشاشی الکبیر من اصحاب الشافعی وعن ابی اسحق المروزی وعن جماعة من اصحاب الحدیث فاختارہ ابن المنذر ویویدہ ظاہر قول ابن عباس اراد ان لا یحرج امتہ فلم یعللہ بمرض ولا غیرہ واللہ تعالی اعلم انتہی کلامہ ترجمہ گئی ہی ایک جماعت ائمہ سی طرف جانے ہو فی جمع کے حضر مین واسطے اس شخص کی جو عادت نکر لیوی یہی ہی قول ابن سیرین اور اشہب کا اصحاب مالک سے ہے اور حکایت کیا ہی اسکو خطابی نی قفال شاشی کبیر اصحاب شافعی سی اور ابی اسحق مروزی سی اور ایک جماعت اصحاب حدیث سی اور اختیار کیا ہی اسکو ابن منذر نے اور تائید کرتا ہے اسکی ظاہر قول ابن عباس کا ارادہ کیا حضرت نی یہ کہ نہ تکلیف مین پڑی امت آپکی پس علت بیان کی ابن عباس نی اس قول کی ساتھہ مرض کی اور نہ غیر اسکے کے اللہ زیادہ جانتا ہی فقط یہانسی غلطی محشی کی بہی معلوم ہوگئی کہ کہتا ہی کہ محدثین محققین نی اس پیر بغیر تاویل کے عمل نہین کیا کیا ابن منذر و ابن سیرین اشہب وغیرہ محقق نہین تو اور کون ہین خیر مصنف تو بے علم ہی ہتی مگر خدا جانی محشی کو کیا ہوا شاید بیس روپیہ یہ سب باتین کراتی ہین ع وزیری چنین شہریاری چنان **قولہ** ادہر غور کرنا چاہئی مصفا شرح موطا کو کہ شاہ ولی اللہ لکھتی ہین و بالجملہ جنابان متبادر میشود کہ ارجح مذہب در موجبات وضو مذہب حسن بصری ست وضو از اخرج من السبلین و از نوم می شکند و از مس عرة و مس فرج و قی و رعاف نمی شکند انتہی سبحان اللہ جناب رسول مقبول علیہ الصلوة والسلام تو فرماوین اذا مس احدکم ذکرہ فلیتوضا اور انکی مقابلہ مین شاہ ولی اللہ یون کہین کہ مس فرج کرسی وضو نہین ٹوٹتا تو پہر یہہ بہائی مسلمان شاہ ولی اللہ کو اپنا امام قرار دین جنکو شیرق سی غرب تک لقب امام ہند کا گیارہ سوبرس سی نصیب ہوا اور انکے نام سے دل برا کرین انتہی **اقول** معلوم ہوتا ہے کہ آپنی شاید مشکوة کا بہی مطالعہ نہین کیا یہ حدیث جو طلق سی مروی ہی انما ہو بضعة منک آپکی نظر سی نہین گزری شاہ ولی اللہ صاحب نے اہل حدیث کو اوسپر ترجیح دی ہی نہ یہ کہ بغیر اور کسی حدیث کے اوسکو رد کر دیا ہے اعتراض تو

شاہ ولی اللہ صاحب پر اور مبلغ علم یہہ کہ گھر کی کتب کی بھی خبر نہین کیون صاحب آپنی امام ابو حنیفہ رح پر کیون یہ اعتراض نہین کیا اگر کوئی یہ کہے کہ حمایہ کتب فقہ مین امام صاحب کے نزدیک مس ذکر سے وضو نہین ٹوٹتا سبحان اللہ جناب رسول مقبول علیہ الصلوۃ والسلام تو فرما دینا اذا مس احدکم ذکرہ فلیتوضأ اور آپ ونکے مقابلہ مین امام ابو حنیفہ رح یون کہین کہ مس ذکر سے وضو نہین ٹوٹتا پھر بھائی مسلمان ابو حنیفہ رح کو اپنا امام قرار دین اور رسول مقبول صلعم کی حدیث کہ ایسی پیغمبر جو جمیع شرق و غرب کے رسول ہین رد کرین جو آپ اسکا جواب دیجئے وہی شاہ ولی اللہ صاحب کا جواب سمجہین باقی ہم لوگ تو امام صاحب کو پیشوا بزرگ مجتہد سمجھتے ہین دلکو برا آپکی نام سے وہ لوگ کرتی ہین جو انکی قولکو نہین مانتی ابو حنیفہ رح فرما گئی ہین جب حدیث صحیح پاؤ وہی میرا مذہب ہے آپ لوگ اس قول پر عمل نہین کرتے اور امام کے اس قول سے دلکو برا کرتی ہین بیشک امام قیامت کو آپ لوگونسے بیزار ہونگی واقعی ہمین لوگ امام کی تبع ہین نہ تم مقلدین اور یون تو رافضی بھی کہتی ہین کہ ہم محب اہل بیت کے ہین لیکن حقیقت مین وہ محب نہین اسیطرح تم لوگ ایمہ کے تبع نہین **قولہ** شاہ ولی اللہ رح فیوض الحرمین مین لکھتے ہین کہ بتا دیا مجکو مراقبہ مین رسول اللہ صلعم نی کہ مذہب حنفی خوب ہے اور موافق ہے میری سنت کے بہت **اقول** آپنی لفاظی کی ترجمہ کو بالکل اوڑا دیا اور عرفنی کا ترجمہ مراقبہ کا کیا صاحب آپکی تحریف و سرقہ بازی کا حال کیا لکھون اصل عبارت یہہ ہے عرفنی رسول اللہ صلعم ان فی المذہب الحنفی طریقۃ انیقۃ ترجمہ بتایا مجکو رسول اللہ صلعم نے یہہ کہ تحقیق مذہب حنفی مین ایک طریقہ عمدہ ہے اس مذہب کے بیچ اپنی فرمایا نہ کل مذہب کو نہین وہی طریقہ جو موافق سنت کی ہے جسکی تفسیر شاہ ولی اللہ صاحب وصیت نامہ مین کرتی ہین دایما تفریعات فقہیہ را بر کتاب وسنت عرض کردن آنچہ موافق باشد در حیز قبول آوردن والا کالای بد بریش خاوند دادن امت را ہیچ وقت از عرض مجتہدات بر کتاب و سنت استغنا حاصل نیست وسخن متقشفہ فقہا راکہ تقلید عالمی را دستآویز ساختہ تتبع کتاب و سنت را ترک کردہ نشنیدن و بدیشان التفات نکردن و قربت خدا جستن بدوری اینہا ایہانسی معلوم ہوا کہ کل مذہب حنفی کو آپنی شاہ ولی اللہ

نهین بتایا کہ تمام ابیقہ ہے بلکہ جو موافق سنت کے ہو کیونکہ اگر تمام ہوتا تو شاہ ولی اللہ
وصیت نامہ مین یہ کیون فرماتی بلکہ کہتے کہ تمام موافق سنت کے ہے دوسری حضرت مولانا شاہ
عبدالعزیز آپکی صاحبزادی کا بہی خواب اسکی موید ہی کہ انہون نے حضرت علی کو خواب مین دیکہا اور
آپسی بیعت کی اور حال مذاہب ربعہ کا دریافت کیا آپنی فرمایا یہ سب ہماری طریقہ پر نہین سب
مین افراط تفریط پیدا ہوگئی ہی جواب دوسرا یہ ہی کہ تحفۃ النجاب دیکہیے اسمین جزو دوم تاریخ
ابن خلکان سی نقل کیا ہے کہ ابوجعفر محمد بن احمد بن نصر ترمذی بغدادی کہ نہایت مرد
پرہیزگار تہی اور دارقطنی نی اونکو ثقہ لکہا ہی انہون نی حضرت کی حدیثونکو ۹۰ برس تک لکہا
اور ولادت اونکی ۲۰۰ھ مین ہی اور زمانہ انکا نسبت شاہ ولی اللہ وغیرہ کے بہت قریب ہے
انہون نی کہا کہ مینی خواب مین نبی صلعم کو دیکہا مسجد نبوی مین جس سال مینی حج کیا تہا آپسے
عرض کی کہ یا رسول اللہ مینی فقہ حنفی کو خوب یاد کیا ہی کیا اسکو دارالعمل کرون آپنی فرمایا نہ
نہین پہر مینی کہا کہ امام مالک کے مذہب کو پکڑون آپنی فرمایا اسمین جو میری سنت کی موافق ہو
پہہر مینی عرض کی کہ امام شافعی کی مذہب کو پکڑون آپنی فرمایا شافعی میری ہی کہتا ہی
میرے غیر کو رد کرتا ہی ؛ آپکو لازم ہی کہ مذہب حنفی چہوڑیی کیونکہ آپکا دارمدار محض خواب پر معلوم
ہوتا ہی **قولہ** لکہا ہی شاہ ولی اللہ نی اپنی کتاب انصاف مین کہ جس ملک مین پایا جاوین
کتابین ایک مذہب کی اور نہ پائی جاوین دوسری مذہب کے تو واجب ہے اس ملک والونکو کہ قبول کرین
اس مذہب کو **اقول** شاہ ولی اللہ کا بیشک قول نہایت ہے جسجگہ اور کوئی کتاب سوای ایک مذہب کے
نہو تو اون لوگونکا حال ایسا ہی ہے جیسا مضطر کا کیونکہ جب کوئی اور چیز میسر نہین ہوتی تو بوقت
مردار بہی حلال ہو جاتا ہے اسیطرح اون لوگونکا حال ہی لیکن یہانتک یہہ تو معلوم ہوا کہ
جسجگہہ اور کتب پائی جاوین وہان عمل کرنا درست ہے اب ہندوستان مین سب مذہب کے کتابین موجود
مین سوافق نقل آپکی یہان پر مسلمانونکو درست ہے کہ سب مذہب پر عمل کرین **قولہ** اور نہین دیکہی
احیاء العلوم امام غزالی سے کو کہ وہ شافعی المذہب مین اور انکا قول ہی کہ مذہب شافعی حدیث کے
موافق ہی لکہتی ہین قال قال رسول اللہ صلعم مسح الرقبۃ امان من الغل یوم القیامۃ الخ **اقول**

یہ قول خود آپکے نزدیک حجت نہین اور نہ آپ اسکو صادق جانتی ہین ورنہ تکذیب مذہب حنفی
کی لازم آویگی کیونکہ اکثر مذہب حنفی مخالف ہی شافعی کے جب شافعی مذہب تمام سنت پر
ہوا تو جو اسکی خلاف ہوگا وہ سنت سے خارج ہوگا تو اس سے نتیجہ حاصل ہوگا کہ اکثر مذہب حنفی
مخالف سنت کی ہی جب آپ اس قول کو صادق نہین جانتے تو ذکر کیون کیا باقی جو آئی یہ
حدیث مسح گردن کی نقل کی ہی کتب محدثین مین اسکا نام نشان نہین اور احیاء العلوم
کوئی کتاب حدیث کی نہین اسمین بہت سے احادیث موضوعہ اور منکر بھری ہوئی ہین جیسی صاف
ظاہر ہوتا ہی کہ یہ کتاب لایق حجت کی نہین جسکو شک ہو وہ تخریج عراقی کو دیکھ لے دوم یہ حدیث
معلق ہی اور معلق حجت نہین فقط **قولہ** مولوی محمد اسحاق مہاجر کہ استاد انکے ہین انہون
نی مایۃ المسائل مین لکھا ہی کہ تقلید ائمہ اربعہ سنت ہے اور جو انکار کری اوسکی وہ گمراہ ہی **اقول**
مولوی محمد اسحاق صاحب کے عبارت کا آپ مطلب اپنی موافق سمجھہ گئے اس عبارت سے جس تقلید مین
گفتگو ہی یعنی تقلید شخصی اسکا ثبوت ہرگز نہین پایا جاتا ہم بھی یہ کہتی ہین کہ ائمہ اربعہ کی تقلید درست
ہی لیکن تعیین ایک کی نہ چاہئے یہ سب خرابی تعین سی ہی آپکی یہ عبارت کہ جو انکار کری اوسکی
وہ گمراہ ہی یہ آپکا صرف افترا ہے ہرگز مایۃ المسائل مین یہہ بات پائی نہین جاتی باہر یہ کہ
مولوی محمد اسحاق صاحب نے آپکی سمجھ کے موافق ائمہ اربعہ کی تقلید کو سنت لکھا ہی پہر تم سب
اوسکو واجب کیون بتاتی ہو اسکو صاف لکھہ کر ظاہر کرو کہ تقلید ائمہ اربعہ واجب نہین بقول
مولوی محمد اسحاق سنت ہے اور یہہ سب جب کہتی والون نی رجوع کیا میانصاحب کے کہنی والی بہت
آدمی ہین خاص اونکی شاگرد دستخط ہین کہ مولوی اسحاق صاحب تقلید شخصی کی قایل نہ تہی اس فقیر
نی ایک رسالہ ناسخہ پڑہی خلت ... مولوی اسحاق صاحب کا مدرسہ دیوبند مین کتاب قلمی مولانا
مولوی محمد یعقوب صاحب ... دیکھا ... منسوخیت ناسخہ کو خوب ثابت کیا ہی یہہ ایسا تیر دال ہی کہ وہ
تقلید شخصی کو ... بلکہ موافق حدیث کے کام کرتی تہی آپ ہی لوگونکو مفت تہمت دیتی ہو
... کو ... ہم ... کو ... وفا سمجھ جواب ... تو پہر اس سی خدا سمجہے +
آپ لوگ تقلید کی ... اور سلف کرام اور انکی اتباع عظام کو بدعت سہام بناتی ہو یہہ ایسا

حال ہی کہ محبت حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کا نام کرکے حضرت معاویہ کو تبرا کرین ہم لوگ تو
جو کسی ادنی مسلمان کو برا کہی یا گالی دی اسکو بموجب حدیث سباب المسلم فسوق کی فاسق سمجھتے ہین
چہ جائیکہ ائمہ مجتہدین ہم اونکو پیشوا اور بزرگ جانتی ہین البتہ آپ لوگون کی مثل رافضیونکی ایک ہی
امام کے مذہب کو پکڑ رکہا ہی اور تین اماموںکی مذہب کو مثل رافضیون اور خارجیونکے ترک
کر رکہا ہی باقی امام تو ایکطرف بلکہ جو انکے قول پر عمل کری آپ لوگ اسکو بہی برا جانتے ہین
بتائی آپ لوگون اور رافضیونمین کیا فرق ہی اگر ہے تو یہہ ہی کہ انہون نی تین خلفاء راشدین
کو چہوڑ دیا آپنی تین مجتہدونکو چہوڑ دیا خیر انہون نی پیغمبر کو تو نہین چہوڑا تہا آپکو یہانتک
حب امام غالب آ ہی کہ آپ حضرت کی حدیث کی بہی اپنی امام کے قول کی سامنی سماعت نہین
کیا کہون قیامت کو یاد کرو اس آیہ کو ورد زبان رکہوگے کہ یالیت اتخذت مع الرسول سبیلا آپ خوب
جانتی ہونگی کہ مولانا محمد اسمعیل صاحب شہید بڑی فاضل زاید ذہن تہی مولوی محمد اسحاق نے
وہ اس تقلید شخصی کو اپنی کتاب ایضاح الحق صریح مین بدعت حقیقی لکہتی ہین اور مولانا عبد العزیز
صاحب جو زاید ہین مولانا اسحق صاحب سے از روی علم و ذہن کے اس تقلید کو اپنی کتاب فتح العزیز
مین تحت قول تعالی صم بکم عمی فہم لا یعقلون کی اس تقلید کو باطل کرتی ہین **قولہ** عن معاذ
بن جبل ان رسول اللہ صلعم لما بعثہ الی الیمن **اقول** کیا خوب مذہب کے تائید ایسی ہی ہوتی ہے
کسیطرح مذہب نے گو حدیث موضوع یا ضعیف ہو دیکہیی ابو داود کا حاشیہ منکر کو جوزقانی نی
اس حدیث کو موضوعات مین شمار کیا ہی اور ضعیف تو سب کے نزدیک ہے آپکا وعدہ تہا کہ صحاح ستہ
کی حدیثین صحیح لاؤنگا بسم اللہ ہی غلط ہی دیکہیی آگی جاکر آپ کیا رنگ لاتی ہین جب حدیث
موضوع یا ضعیف ٹہیری تو جو کچہ آپنی اسپر تفریع کی ہو بطور سوال و جواب باطل ہوی کیونکہ
حدیث ضعیف قابل حجت کی نہین اہتی **قولہ** مگر یہانی کثیر کا اندازہ کسی حدیث سے ثبوت نہوا
اقول معلوم ہوتا ہی کہ مصنف کو محض تعصب نے ہی گہیرا حدیث ثقلین کی بہلا اب کثیر کا نہین
تو اور کیا ہی **قولہ** تو کہا ابو حنیفہ نی کہ باقی کثیر وہی کہ اگر کوئی حرکت ہی اسکی ایکطرف کو نہ حرکت ہو
اسکی دوسری طرف کو **اقول** آپکو اپنی گہر کی ہی خبر نہین صاحب ہرگز ظاہر روایت مین یہ نہین لکہی پہر ایک

سو امام ابو حنیفہ کا مذہب حسب حرکت دینی کا نہین بلکہ رائی مبتلا بہ کا ہی کہ اکثر کتب معتبرہ فقہ مین ہی
پایا جاتا ہی اور اس تحدید مین ایک یہ خرابی ہے کہ قوت اشخاص کی مختلفہ ہین بعض آدمی اگر
تہوڑی پانی کو بہی حرکت دیوین تو دوسری جانب کو حرکت نہ ہوگی ہر ایک شخص کی قوت اگر
لیجاویگی تو تعیین تحدید باطل ہوگی **قولہ** انکے بعد علمانی اگرچہ وہ مجتہد مطلق نہ تہی مگر انکو
درجہ ہماری وقت کے علما سی فضیلت کہتی تہی علم مین اور تقوی مین اور بعض مرتب کا اجتہاد
بہی اونکو حاصل تہا جیسا کہ صاحب ہدایہ اور کنز الدقایق اور در مختار اور ایسی ایسی اور انسی ہی
بڑی درجہ مین انہون نی اندازہ کیا ایسی حوض کا ساتہہ دہ در دہ کے **اقول** افسوس کی بات ہے
کہ آپکے نزدیک حدیث نبوی کی ایسی بہی قدر نہین جیسا کہ رائی ان لوگون کی اسی تقلید نے
ایک عالم کو بگاڑ رکہا ہے کہ اپنی باپ دادا کی مذہب کے واسطے حدیث رسول کو طاق مین رکہ دیا
حالانکہ یہ مذہب آپکی اماموںکا بہی نہین کیا وجہ کہ ابہی بیان صاحب درمختار اور کنز کی تقلید اختیار
کی اور اپنی امام کو بہی ایکطرف رکہ دیا سچ تو یہ ہے کہ تم لوگ اپنی نفس کے مقلد ہو جسکو نفس نے
چاہا اوسپر فتوی دیا کیون صاحب آپکے نزدیک مجتہد مطلق کا درجہ زاید ہے یا ایسی لوگونکا جو مجتہد
مطلق بلکہ مجتہد فی المذہب کے درجہ سی بہی بہت کم جیسی صاحب درمختار اور کنز وغیرہ کا اگر کہین کہ درجہ
اول کا زاید ہی اور اوسکا قول زاید معتبر ہے بہ نسبت ثانی کی تو امام شافعی و احمد و اوزاعی وغیرہ جو
مجتہد مطلق ہین اونکا قول آب کثیر مین قلتین کا ہی اپنی مجتہد مطلق کی قول کو کیون چہوڑ دیا اور
ایسی ادنی کی قولکو اختیار کیا اگر کہو کہ انکا قول زاید معتبر ہے تو اوسکی وجہ قواعد اصول سے بیان کرو
اور باوجودیکہ خود امام ابو حنیفہ رح حدیث ضعیف کے مقابل مین قیاس کو چہوڑ دیتی ہین جیسی وضو
قہقہہ سی اور تعیین مہر دس درہم وغیرہ حدیث قلتین اول تو ضعیف نہین جیسا کہ عنقریب واضح ہوگا
اگر ضعیف بہی مانی جاوی تو بہی بہرحال حضرت کی حدیث ہے رائی صاحب درمختار اور کنز سے تو کہین درجہ
اولی تہی آپنی اوسکو ترک کرکے اونکی قولپر عمل کیا اور قول ایزدی اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول
کو بہلا دیا صاحب تم ایسی ہی تقلید کو حرام کہتی ہین ایسی بہای نہ ضایع کر تو اپنی عمل حضرت کے
مخالف سے اور غور کرکہ کیسی سہولت حضرت نے دین مین کی اگر کرتی آپ یہ اندازہ تو [illegible]

قیامت تک امت مین اگر کوئی کہی کہ قلتین سوا چہہ من پانی یا اسکے قریب قریب کو کہتے ہین یہ تو بہت کم ہی کیونکہ یہ تو تہوڑی ایک گول مین آجاتا ہی تو اسکا جواب یہ ہی کہ یہ تعیین شارع کیطرف سے ہی ہمکو اتنی کیا کام جیسا شارع نی حکم کیا ہی مسلمانونکو تو اسمین چون وچرا کی گنجایش نہین بلکہ لازم ہی کہ اوس حکم کو دل وجان سی قبول کرین یہ جو آپنی فرمایا کہ انہون نی اندازہ کیا ایسی حوض کا دہ در دہ لیکن یہ ہی آپکا انپر افترا ہے آپنی یہہ کیون نہ تحریر کیا کہ فلانی کتاب مین یہ لکہا ہی کہ انہون نی ایسی حوض کا اندازہ دہ در دہ مین کیا دیکہئی شاہ ولی اللہ صاحب مصفی شرح موطا مین لکہتی ہین بیقین معلوم ست کہ حیاض حجاز غدیر کبیر نمی باشد دہ عشر در عشر او رغدیر کہی چار در چار اور پانچ پانچ وغیرہ کو بہی کہتی ہین دہ در دہ کو کیون ترجیح دی **قولہ** علاوہ اسکے حدیث قلتین مین بڑی بڑی کلام ہین علما کو **اقول** اس حدیث مین اکثر محققین کی نزدیک کچہہ کلام نہین جو اس حدیث مین کلام کرتی ہین دو طرح ہین بعض قابل جرح تعدیل کی مثلا علی بن مدینی وغیرہ اور بعض قابل جرح تعدیل کی نہین جیسی غزالی سرہانی شرح نخبہ مین قاعدہ مقرر ہی کہ جرح غیر اہل جرح کے مقبول نہین اسی طرح ہوئی جرح غزالی سرہانی وغیرہ کے کیونکہ یہہ اہل جرح سی نہین معہ اسکے بہت سے اصحاب شافعی کی اسکی مصحح ہین مثلا علامہ منذری وابن حجر وغیرہ نیز شرح نخبہ اور اسکی حاشیہ علو مین کہ جرح مقدم ہی تعدیل پر لیکن اسمین تفصیل ہی وہ جرح مقدم ہی جو مبین ہو اب یہ محل ہوئی جرح علی مدنی وغیرہ کے کیونکہ جرح مبین نہین اور جو قول زیلعی نی بیہقی کا اوسکے عدم صحت مین نقل کیا ہی اسکی معنی ہین کہ یہ حدیث ایسی قوی نہین کہ علی الشرط شیخین ہو نہ یہہ معنی کہ ضعیف ہے ورنہ وہ کلام بیہقی کا جو صاحب حلیے نی اوسکی صحت مین نقل کیا ہی بی معنی ہو جائیگا اور یہ حدیث مخالف ہے کسی حدیث کی حدیث استیقظ اور حدیث ولغ کی تو اسلیئی نہین کہ انمین تو حکم پانی کی پاکی کا بیان کیا گیا ہے نہ پانی عام کا بس پانی بقدر قلتین اگر حوض مین ہو تو مورد ان دونون حدیثون کا نہین ہوسکتا اور حدیث لا یبولن ولا یغتسل کی اسلیئی نہین کہ یہ حدیث بہی عموم پر بالاتفاق محمول نہین ورنہ لازم آویگی ناپاکی دہ در دہ کی بہی

بعد اسکے رد ہوی قول مصنف کے جو دو صفحہ مین داخل کیا ہے **قولہ** اور مخالف ہے یہہ حدیث اجماع
صحابہ کی کہ کہا علی بن مدینی نی یہہ حدیث مخالف ہی اجماع صحابہ کی اسواسطی کہ ایک حبشی گر پڑا
تہا زمزم کی کنوی مین پس حکم کیا حضرت ابن عباس صحابی اور عبد اللہ بن زبیر نی کہ سب
پانی کنوی کا کہینچو اور واقع ہوا یہ امر جمیع صحابہ کی سامنی جو اسوقت وہان تہی اور نہ انکار کیا
کسیننی صحابہ مین سی **اقول** اس قصے کی ثبوت مین کلام ہی کہا شافعی نی کہ نہین ثابت ہی حدیث
ابن عباس کی ماء زمزم مین نقل کیا اسکو بیہقی نی سنن کبری مین اور کہا ہی سفیان بن عیینہ
نی کہ رہا مین ستر سال مکہ مین نہین سنا مینی صغیر سے نہ کبیر سی کہ پانی زمزم کا کبہی کسیننی کہینچا ہو
اور ابن عباس سی کوی روایت صحیح درباب کہینچنی پانی زمزم کے نہین جسکو دعوی ہو پیش کری
قولہ تو ایک آبخورہ پانی جسمین ایک دو قطرہ پیشاب کے پڑ جاوین تو اسکی رنگ و بو اور مزہ
کچھہ نہین بدلا تو پیشاب سکا پیتا تجھے جائز ہوگا **اقول** یہ اعتراض رسول اللہ صلعم پر
کرین کیونکہ الماء طہور آپنی فرمایا ہی اور امام مالک کے نزدیک ہی وہ پانی پاک ہوگا کیونکہ انکا
مذہب ہے کہ جبتک تینون وصاف سی کوی وصف متغیر نہو پانی ناپاک نہین ہوتا سبحان اللہ آپکی ہے
شان ہی کہ رسول اللہ اور مجتہد و پر اعتراض کرین خیر اگر کوی آپ سے پوچھی کہ حوض دہ در دہ آپکے
نزدیک پاک ہی اگر اسمین کوی ایک سیر گو ملا دیوی یا دس بیس آدمی پیشاب کرین اور اگر رنگ او بو
اور مزہ کچھہ بہی نہ بدلی تو پیشاب سکا پینا آپکو بہی درست ہوگا آپ اسکا کیا جواب دینگے جو آپ
جواب دین وہی اس شخص کیطرف سے جسکو آپ خطاب کرتی ہین کہ اگر آبخورہ مین ایک دو قطرہ پڑ جاوین
تصور فرماوین **قولہ** جواب دول صاحب ہدایہ نی ہدایہ مین لکہا ہی و ماؤہ کان جاریا فی البستان
اقول یہہ فقط صاحب ہدایہ اور اسکی شارح عینی نی اپنی مذہب کے تائید کی لئی اسکو بنا لیا ہے
اگر ہی تو کیون سند صحیح سی اسکو نقل نہین کرتی حالانکہ امام ابو داؤد محدث فرماتی ہین کہ مینی خود
جا کر اسکو دیکہا جب اسکا پانی بہت ہوتا تہا تو کمر تک پہنچتا تہا جاری ہونیکی کیا معنی آیا بطور
چشمہ کے تہا کنوہ نہ تہا یا کنوہ تہا اسمین چشمہ تہا اول بالبداہہ غلط ہی کیونکہ لفظ بیر کا موجود ہے
ثانی مین دو احتمال ہین آیا وہ چشمہ ایسا جاری تہا کہ ہمیشہ پانی اسکا جوش مارتا تہا اور بہتا تہا یا

اور کنونکی کچھہ پانی نکلتا تہا در صورت اول شق ثانی کی قول امام ابوداؤد کا یہ معنی ہوگا کیونکہ
وہ کہتی ہین زیادہ سی زیادہ اسمین پانی کمر تک ہوتا تہا تو معلوم ہوا کہ وہ کنوان مثل کنوین
ہندوستان کے ہے کچھہ اسمین پانی زیادہ نہین ہوتا اور قول امام ابوداؤد کا اسجگہ اسلئیے زیادہ معتمد ہے
کہ وہ محدث ہین اور خود جاکر انہون نی بیر بضاعۃ کو تحقیق کی نظر سی دیکھا اور ناپا بخلاف صاحب بدایۃ
کے کہ ناسنا یا بلا تصحیح نقل جو چاہا لکھدیا ہے اور جواب ثانی ابونصر کا ادنی تامل سے باطل ہوتا ہے
کیونکہ گفتگو پاکی ناپاکی شرعی مین ہے نہ نزاہت مین فقط **قولہ** کہا محلی نی شرح موطا مین
بروایت طبرانی کی کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نی نور با ہلال بالفجر قدر ما یبصر القوم مواقع نبلہم
اقول مصنف کی خوب لیاقت معلوم ہوتی ہے کہتا ہے کہ کہا محلی نی اتنا حضرت کو یہہ تمیز
نہین کہ محلی کیا چیز ہے اپنی زعم مین محلی کو مصنف قرار دیا ہے افسوس ہے کہ محشی صاحب بھی
یہان خوب بہکے کہ ایسی بڑی غلطی کی تاویل سی عراض کیا معلوم ہوتا ہے کہ محشی کو بھی اسکا علم
نہیں کیونکہ اگر بغیر اقترا یا نذکر تو تاویلین کرین اور یہان کہ بغیر اقترا کے کام چلتا تہا ایسی
خیر اب اصل مطلب سے گفتگو کیجاتی ہے یہ حدیث بدون تصحیح کسی امام کے ایسی حدیث کچھہ حجت نہین
کیونکہ خود صاحب مجلے نی کہا ہے کہ یہہ حدیث ضعیف ہے اسنادا باقی نور دو بالفجر اسلئے یہ معنی
نہین کہ بالکل غلس چلی جاوی آفتاب نکلنے کے قریب ہوجاوے بلکہ یہ معنی ہین کہ ہر آدمی معلوم
کرلیوی کہ اب فجر شروع ہوگئی ہے جسی تبین کہتی ہین یا محمول ہوا یام بعض پر وجہ اسکی یہ ہے
کہ ابوداؤد کی روایت مین آیا ہے کہ رسول اللہ صلعم نے سوا ایک بار کے کبھی اسفار مین نماز فجر کی
نہین پڑہی اور صحیح کہا ہے اس روایت کو ابن خزیمہ نے اور بعد آپکے یہی حال رہا ہے خلفاء اربعہ کا
کہ ہمیشہ غلس مین نماز پڑہتی تہی جیسا کہ موطا امام مالک کی دیکھنی سی معلوم ہوتا ہے اگر رسول اللہ
صلعم ہمیشہ اسفار مین پڑہتی تو خلفاء راشدین آپکا خلاف ہرگز نکرتی **قولہ** دوسری یہ کہ
ایسی وقت کی نماز پڑہنی والی اکاد کا ہوتی ہین اہتی **اقول** آپنی اپنی پر سب لوگونکو قیاس کیا
ہوگا کہ بیگانہ مال خوب پیٹ بہر کر کہایا اور ٹانگین پسار کر صبح تک پڑی رہی جو شایق سنت
رسول اللہ صلعم کے ہین وہ ایسی نہین اپنی اوقات پر حاضر ہوتی ہین اہتی قولہ اور نہین اجماع ہوا

اصحاب رسول اللہ صلعم کا کسی پر جیسا کہ اجماع ہوا فجر کی نماز کے اسفار پر **اقول** معلوم نہین
کہ کونسی اصحاب نے اجماع کیا ہی رسول اللہ صلعم اور خلفاء اربعہ نے دوام غلس پر کیا جنہی اکابر
اصحاب ہین سب کا یہی مذہب ہے مالک شافعی احمد اسحق اور سب مجتہد کہتی ہین خدا جانی اجماع
کرنیوالا کہاں سی آگیا ہی ابراہیم نخعی جیسی نقل کرتی ہین انہون نی سوا ایک دو اصحاب اسفار کیسکی صحبت
نہین پائی چونکہ اسفار مین کوئی دلیل قوی نہین تھی امام طحاوی حنفی جنہی مذہب حنفی کی ثبوت کا
ٹھیکہ لی رکہا ہی اس مسئلہ مین تقلید امام چھوڑ کر اسکو اختیار کیا ہی کہ نماز کو غلس مین شروع کیا جاے
اور اسفار مین ختم کیا جاوے اب ہمارے مسلمانونکو چاہیئے کہ پیروی رسول کریم صلعم و خلفاء راشدین کی کرین اور
ہرگز مکر و تلبیسات غیر کیطرف متوجہ نہون **قولہ** ہی ہمائی ابراد مین بہی ان چار حدیثون پر
جو چار ون بخاری کی ہین اکتفا کیا **اقول** ان حدیثونکے معارض اور بہت سی احادیث ہین
جیسے بخاری اور مسلم نی سیار بن سلامہ سے روایت کیا ہی قال دخلت انا وابی علی ابی برزۃ الاسلمی
فقال لہ ابی کیف کان رسول اللہ صلعم یصلی المکتوبۃ فقال کان یصلی الہجیرۃ التی تدعونہا الاولی
حین تدحض الشمس ترجمہ کہا سیار نے داخل ہوا مین اور میرا باپ اوپر ابی برزہ اسلمی کے پس کہا
اسکو میری باپ نے کسطرح تہی رسول اللہ صلعم فرض پڑہتی پس کہا تہی نماز پڑہتی ظہر کی
جسکو تم اولی کہتی ہو جسوقت ڈہلتا آفتاب اور مسلم مین جابر بن سمرہ سی روایت ہے قال کان النبی
صلعم یصلی الظہر اذا دحضت الشمس ترجمہ کہا ہی نبی صلعم پڑہتی نماز ظہر کی جسوقت ڈہلتا آفتاب
اور بہت سی روایات ہین ماہر پر مخفی نہین جب دونون روایتونمین تعارض ہوا تو بموجب قاعدہ
ممہدہ اصول حدیث کے اول دونونکی درمیان جمع اسطور پر کی کہ ابراد رخصت ہے اور تعجیل افضل جیسا کہ کہا
ابن حجر فی فتح الباری مین وجمع بعضہم بین الحدیثین بان الابراد رخصۃ والتعجیل افضل ترجمہ
جمع کیا بعض انکی نی درمیان دو حدیثونکی باینطور کہ ابراد رخصت ہے اور تعجیل افضل اگر کوئی مشقت
گرمی کی برداشت نکر سکے اور ٹہیر پر کمر باندہی اور ابراد اختیار کری تو اسکو لازم ہی کہ ایسا ابراد
نکری کہ وقت ظہر کا جو نزدیک سب ائمہ دین و امام ابو حنیفہ بموجب ایک روایت کے ایک
مثل ہی ناتہہ سی چلا جاوی کیونکہ کسی حدیث صحیح اور ضعیف سے یہ امر ثابت نہین کہ وقت

ظہر کا دو مثل تک ہی باقی فتوی ابوہریرہ کا اول تو اسکی یہ لازم نہین آتا کہ انکے نزدیک ظہر
کا وقت ایک مثل کے بعد ہی کیونکہ انہون نے سایہ اصلی کو بھی اسمین شمار کرلیا ہی اگر بالفرض
انہون نے ایسا ہی کیا تو مخالف ہی بہت سی احادیث صحیحہ مرفوعہ کی اور فتوی عمرؓ وغیرہ صحابہؓ
کی اور حضرت عثمان کا مثل مین عصر پڑہنا یہ باعث سفر کا ہی کیونکہ سفر مین جب جمع تک
درست ہے تو تاخیر تو بدرجہ اولی درست ہوگی فقط **قولہ** علقمہ سے روایت ہے کہ کہا عبداللہ بن
مسعود نے کیا نہ نماز پڑہاؤن الخ **اقول** یہ حدیث بعض کے نزدیک ضعیف اور بعض کے نزدیک
موضوع ہی ضعیف ہونا اسکا نقل کیا ہی صاحب مجلے نے اپنی کتاب مین بخاری اور دارقطنی
اور ابوداؤد اور نسائی اور احمد اور یحیی بن آدم اور ابوحاتم اور دارمی اور حمیدی کبیر
اور بیہقی اور ابن حبان وغیرہ سے اور موضوع ہونا اسکا ملا علی قاری نے اپنی کتاب موضوعات
مین نقل کیا ہے اور ایسا ہی ابن طاہر نے بعض آئمہ سے تحسین ترمذی با وجودیکہ ابن مبارک سے
خود ہی اسکی تضعیف نقل کرچکا ہے محدثین نے اسکا کچھ اعتبار نہین کیا **قولہ** براء بن عازب سے
تحقیق رسول اللہ صلعم جسوقت شروع کرتے نماز کو الخ **اقول** اس حدیث مین کلمہ لایعود کا الحاق
ہی ابوداؤد نے کہا ہی کہ حدیث براء بن عازب کے ہشیم اور خالد اور ابن ادریس نے یزید بن
ابی زیاد سے روایت کیا ہی اور نہین ذکر کیا انہون نے کلمہ ثم لایعود کو اور خطابی نے کہا کہ نہین
کہا کسی نے سوای شریک کے اس کلمہ کو اور کہا احمد نے یہ حدیث واہی ہی تہا یزید کہ روایت کرتا
تہا پہلی اس حدیث کو سوای کلمہ ثم لایعود کے اور جب تلقین کیا گیا تو شروع کیا اسی ذکر کرنا اس
کلمہ کو انتہی **قولہ** دیکہہ عینی شرح صحیح البخاری کو کہ اسی لکہا ہی انہ کان فی بدأ الاسلام
ثم نسخ یعنی تہا رفع یدین رکوع وغیرہ کا ابتدا اسلام مین پہر منسوخ ہوا اور دلیل نسخ کی
یہ ہی ان عبداللہ ابن زبیر رای رجلاً یرفع یدیہ الخ **اقول** دعوی عینی کا بلا دلیل ہی قابل
سماعت نہین اور دلیل پکڑنا حدیث عبداللہ بن زبیر سے صحیح نہین کیونکہ کتب محدثین مین
اس حدیث کا نام و نشان نہین دوسری مخالف ہی یہ احادیث صحیحہ کے جنمین عبداللہ بن زبیر کا
رفع یدین کرنا ثابت ہی چہار روایت کی ابوداؤد نے میمون مکی سے کہ انہون نے دیکہا عبداللہ بن

زبیر کو رفعیدین کرتی ہوئی اور ترمذی نی بہی اونکو رافعین سی شمار کیا ہے اور طبرانی نی بہی
انکا رفعیدین نقل کیا ہی **قوله** دوسری دلیل نسخ کی یہ ہے جو روایت کی طحاوی نے کہ مجاہد
نی کہا نماز پڑہی مینی پیچہی عبد اللہ بن عمر کے سو نہ رفعیدین کیا انہون نے **اقول** اس روایت
مین ابو بکر بن عیاش ہی وہ ضعیف ہے دوسری یہ مخالف ہے اوس حدیث کی جو بخاری نی نافع سے
روایت کی ہی کہ عبد اللہ ابن عمر رفعیدین کرتی تہی تیسری یہ قاعدہ مسلم نہین کہ اگر راوی اوس
حدیث پر عمل نکری تو وہ حدیث قابل عمل نہ رہی چوتہی ابن عمر نی کبہی اسوا سطی چہوڑا ہو تا کہ
معلوم ہو جاوی کہ وہ اسکو واجب نہین جانتی پانچوین سوای ابن عمر کے اور بہت سے راوی اس
حدیث کی موجود ہین ہماری حدیثونکی پڑتالنی والی یہ لوگ تہے جو پڑتال گئی بہلا انصاف کرو کہ عینی
اور ابن کے علما کو کیا نسبت ہے علم محدثین مثل بخاری و مسلم وغیرہ سی اگر دہوکہہ نہوی تجہی قصہ ابو حنیفہ
کا اوزاعی سی تقی بن ابی مجمہ سی کہ یہ قصہ موضوع ہی کسی سند سے امام صاحب تک نہین پہنچتا اگر کوئی
مدعی ہو تو اسکی سند امام تک بیان کری محشی صاحب کو خدا جانی کیا خبط ہوا ہے لکھتی ہین یہ قصہ سالہ انصاف
مین ہے کیا جو کچہہ رسالہ انصاف مین ہے من اوله الی آخرہ سب صحیح ہی رسالہ انصاف کوئی حدیث کی کتاب نہین خدا جانے
ان لوگونکی عقل پر کیا پتہر پڑ گئے ہین **قوله** اسود سی روایت ہے کہا کہ دیکہا مینی عمر بن خطاب کو الخ
اقول اسکی سند صحیح نہین خود بیہقی نی ہی اسی ضعیف کہا ہی دوسرے مخالف ہے ان روایتونکی
جنسے حضرت عمر کا رفع یدین کرنا ثابت ہے **قوله** اور روایت ہی عبد اللہ ابن مسعود سے کہا نماز پڑہی
مینی ساتہہ رسول اللہ صلعم کے اور ابو بکر اور عمر کی پس نہ رفعیدین کیا ان سب نے مگر شروع نماز
مین **اقول** یہ حدیث موضوع ہی راوی اسکا محمد بن جابر واضعین مین سی ہی ابن جوزی اور
شیخ ابن تیمیہ نے اسکو موضوعات مین سی شمار کیا ہے ایسا ہی جو روایت حضرت علی سی عدم مین
مولف نی نقل کی ہی بیہقی نی اسکو ضعیف کیا ہی جیسا کہ صاحب محلی حنفی نی نقل کیا ہی اور
معارض ہی احادیث صحیحہ سے جسمین حضرت علی کا رفعیدین کرنا ثابت ہی ابو داؤد مین
حضرت علی سی روایت ہے فرمایا حضرت علی نی کہ ہمیشہ رہی نماز رسول اللہ صلعم کی ساتہہ رفعیدین
کی آگی کوئی کری یا نہ کری کسی مسلمانکو تو گنجایش نہین ہی کہ ایسی سنت کو کہ جسپر حضرت نے دوام

دوام کیا ہو ترک کری **قولہ** جابر بن سمرہ سی روایت ہے الخ **اقول** عجیب جہل ہے مولف کا ہے
نہین سمجھا کہ یہ حدیث متنازع فیہ نہین یہ حدیث باب سلام مین ہی جیسا کہ دوسری روایت
جابر بن سمرہ کی جو اسی حدیث کے متصل مسلم مین مروی ہی اسمین اسکا بیان ہے اور حدیث اول کو
واقعہ جدا فی الصلوۃ کیوجہ سے قرار دینا محض تحکم ہے تا بالفراغ سلام سب حالت نماز ہی مین
شمار ہوتی ہی بخاری نی کتاب رفع الیدین مین لکھا ہی کہ حجت پکڑنا بعض بی علمون کا ساتھہ
حدیث تمیم بن طرفہ کی جو جابر بن سمرہ سی روایت ہے کچھہ نہین اور یہ نہین تھا مگر بیچ تشہد کے نہ بیچ قیام
کے تفسیر اسکی حدیث عبد اللہ بن القبطیہ کی ہی اور نووی نی جو پہلی حدیث کی شرح مین لکھا ہی وہ
ہماری تائید او تشہید مدعا ہی اگر حالت قیام مین ہی ہو تو پھر یہ کہا سنی معلوم ہوا کہ یہ رفع
مراد ہی بلکہ وقت قنوت و عیدین مراد ہو اور حدیث عبد اللہ ابن عباس کی کہ سات جگہہ پر رسول اللہ
صلعم ہاتھہ اوٹھاتی تھی اسکا ثبوت حضرت تک نہین منقطع ہے مع اسکے شیخ عبد الحق نی کہا ہے
کہ یہ حدیث حصر کیواسطی نہین (دہالت محشی) فرماتی ہین محمول کرنا اس حدیث کو رفعیدین
وقت سلام پر تخصیص بلا مخصص ہی بندی خدا کے اگر حاشیہ ہی لکھنی کا قصد کیا تھا تو فرا نووی
ہی کا مطالعہ کیا ہوتا کیا اکابر محدثین کا اس حدیث کو باب سلام مین لانا مخصص نہین تو اور
کیا ہی جو کوئی اس سی عدم رفعیدین متنازع فیہ کا استدلال کری بخاری نی کہا ہی کہ وہ جاہل
سب اہل علم کا اتفاق ہی کہ یہ حدیث منع رفع ایدی سلام مین وارد ہوئی ہی ظاہر ہے کہ جیسے
ناقد حدیث کے اکابر محدثین تھی اور معنی حدیث کی جانتی تھی اس عصر کے متعصب مقلد لوگونکو ایسے
کیا نسبت اور وہ حدیث کو کیا پہچانین مع اسکے دوسری روایت خود مفسر ہی آپکی سمجھ کا کیا علاج
کیا جاوی یہ حضرت آپکا تعصب ہے ای بہائی جان لی یہ رفعیدین بہت بڑی سنت ہے مجدد الدین
فیروز آبادی کہتی ہین کہ رفع یدین کو چار سو صحابہ نے روایت کیا ہی اور عراقی نی کہا ہے کہ
یہ حدیث رفع یدین کی متواتر ہے روایت کیا ہی اسکو عشرہ مبشرہ نے اور سیوطی نی بھی
اس حدیث کو رسالہ الازہار المتناثرہ مین متواتر گنا ہے اور بخاری نی جزء رفع یدین مین ابن عمر
سی نقل کیا ہی کہ جب کسی شخص کو دیکھتی تھی کہ رفعیدین نہین کرتا تو اسکو کنکر مارتے تھی غرض

علم رفع یدین مین کوئی حدیث صحیح نہین ہوئی اسیواسطے منصف حنفیون نے بہی اسکو سنت کہا ہے اور
بعض نے کیا ہی جیسے عصام بن یوسف ایک شاگرد ہی شیخ بلخ کے تہے اور شیخ عبد الحق نے بہی کہا ہے کہ
حق یہ ہی کہ دونون سنت ہین اور مولوی عبد العلی نے بہی ارکان اربعہ مین کہا ہی کہ میرے نزدیک
رفع بہی درست ہے اور شاہ ولی اللہ نے بہی رفع یدین کو مستحب لکہا ہی لیکن انہون نے یہہ بہی فرمایا ہی کہ
جسجگہہ بدعتی فساد کرین وہان نکرنا چاہئی مولوی عبد الرب صاحب کو چاہئی کہ رفع یدین شروع
کرین کیونکہ دہلی مین کسیطرحکا رفع یدین سے فساد نہین ہوتا اور دوسرے یہ فرمانا شاہ ولی اللہ صاحبکا
کہ جسجگہ فساد ہوتا ہو وہان نکری سو یہ فرمانا انکا بہی اور بے ہمت آدمیونکی نسبت ہے اور جو لوگ
کہ سنت کے عاشق زار ہین وہ عین فساد کے وقت سنت پر عمل کرکے سو شہید کا صواب حاصل کرتی ہین
جیساکہ حدیث مین آیا ہی من تمسک بسنتی الخ **قوله** اور انصاف کر کہ پہلی حدیث مین تعلیم ہے رسول اللہ
صلعم کی اگر ہوتی الحمد فرض تو کیون نہ ذکر ہوتا اسکا **اقول** اگر آپ مشکوٰۃ کا ہی مطالع فرماتی تو
ہرگز کلمہ بانپر نہ لاتی کہ تو کیون نہ ذکر ہوتا اسکا روایت ابو داؤد مین صریح لفظ فاتحہ کا موجود ہے
لفظ الحمد کا تو بہت سی روایتون مین صریح مذکور ہی اگر آپکی نظر سے نہ گذری تو اور کسیکا کیا قصور
اور جن روایتون مین لفظ الحمد کا نہین آیا وہ اسی پر محمول ہین کیونکہ روایت ابو داؤد اور احمد اور
ابن حبان مین صریح لفظ الحمد کا آچکا ہے **قوله** اگر خیال آوے تجکو کہ حدیث لا صلوٰۃ الا بفاتحة
الکتاب سے تو ضرورت سورت فاتحہ کیجاتی جاتی ہی تو جواب اسکا کئی وجہ سے ہے انصاف کے ساتہ مین اول تو
نفی ذات نہین بلکہ نفی کمال ہی الخ **اقول** یہ آپکا فہم ہے کہ آپکو علم عربیت سے تو بہرہ نہین
ناحق بیچ مین ٹانگ اڑاتی ہو اصل نفی مین نفی ذات ہے اگر نفی ذات ممکن نہو تو رجوع کیا جاتا ہے
طرف اقرب مجازین کی اور اقرب مجاز نفی ذات کی نفی صحت ہے نہ نفی کمال بخلاف لا صلوٰۃ
لجار المسجد کے کیونکہ یہ حدیث موضوع ہی اور لا ایمان لمن لا امانة له اول تو یہ حدیث قوی نہیں
اگر قوی بہی ہو تو مراد امانت سے کیا ہی اگر مراد احکام شرعی ہین بموجب آیت حملہا الانسان کے
تو بتنکسا نفی ذات ہے اور اگر مراد معنی لغوی یعنی ودیعت مین سی خیانت کرنا ہے تو نفی کمال
قرینہ خارجی سی بیجاوےگی بخلاف لا صلوٰۃ الا بفاتحة الکتاب کے کہ وہان کوئی قرینہ موجود نہین

بلکہ نفی ذات پہر مع احمل ہونیکے قرینی ہین جیساکہ دوسری حدیث مین آیا ہے لا تجزی صلوۃ لا یقرء الرجل فیہا بفاتحۃ الکتاب یعنی نہین کافی ہوتی ہی نماز جسمین الحمد نہ پڑہی جاوے اس حدیث سی صاف ظاہر ہی کہ جو نماز کفایت نکری وہ نماز ہی نہین پہر اس نفی کو نفی کمال کی بتلانا سخت جہالت ہے **قولہ** اور اس حدیث کے نفی کمال کے لیے تو حدیث خداج کی موید ہی **اقول** معنے خداجیہ کے نقصان ذات کے ہین قال جماعۃ من اہل اللغۃ خدجت واخدجت اذا ولدت بغیر تمام ترجمہ کہا ایک جماعت نے اہل لغت سی خدجت اور اخدجت اسوقت بولتی ہین جسوقت بچہ ناقص الخلقت جنی اب کمی جو بچہ مین ہوگی تو اوسکی ذات مین ہوگی اسیطرح یہان بہی نقصان ذات مین ہی معنی کمال کے تب ہوتی جب نقصان کمال ہوتا **قولہ** فاقرؤا ما تیسر من القرآن کا معارض ہی اس حدیث کے **اقول** یہ آیت مخصص ہی ساتہہ حدیث لا صلوۃ الا بفاتحۃ الکتاب کے کہ مراد تیسر سی فاتحہ ہی جیساکہ امام نووی نی کہا شرح مسلم مین اور تعین اس تعیین کے شارع کیطرف سے ہے جیساکہ ثابت ہی احادیث مستفیضہ سی اس سی دفع ہوا اعتراض ان لوگونکا جو کہتی ہین سورت اخلاص آسان ہی فاتحہ سی کیونکہ تعیین اسکی شارع کیطرف سے نہین جواب ثانی یہہ ہی کہ یہ آیت محمول ہی ماسوی فاتحہ کے جیساکہ حدیث ابوداؤد مین ہے عن ابی سعید قال امرنا ان نقرء فاتحۃ الکتاب وما تیسر ترجمہ روایت ہے ابی سعید سی کہا امر کیئی گئی ہم کہ پڑہین ہم فاتحہ اور جو آسان ہو یہہ حدیث نص صریح اس امر مین ہی کہ مراد تیسیر سی ماسوی الحمد کے ہے اور یہ تمام اہل سنت کے نزدیک مسلم ہی کہ قرآن مجمل ہی اور حدیث اوسکی تفصیل ہے **قولہ** روایت کی ترمذی نی ابوہریرہ سی کہ تحقیق رسول اللہ صلعم پہری نماز پڑہکر وہ نماز کہ جسمین قرات جہری تہی فرمایا آیا پڑہا ہے میری ساتہہ کسینی تم مین سی اب پس کہا ایک آدمی نے ہان یا رسول اللہ صلعم فرمایا مین کہتا ہون کیا ہی مجکو کہ جہگڑا کیا جاتا ہون مین قرآنمین کہا راوی نی پس باز رہے مقتدی قرات جہری مین **اقول** یہ حدیث خارج ہے محل نزاع سے کیونکہ قرات خلف امام از روی سر کے ہے نہ جہر کی اور منازعت جہر مین ہی اور اگر محل نزاع مین ہی اس حدیث کو مانا جاوی پہر بہی یہ حدیث عام اور حدیث عبادہ کی خاص اور

فانتہی الناس عن القرات مدرج ہی نزدیک محققین کی اور ایسا ہی حدیث اذا قرء فانصتوا کی علم
اور حدیث عبادہ کی خاص مع اوسکی نووی فی شرح مسلم مین کہا ہی کہ یہ لفظ یعنی اذا قرء فانصتوا
مین حفاظ نی اختلاف کیا ہی بیہقی نی سنن کبری مین ابوداؤد سی روایت کیا ہی کہ زیادتی
محفوظ نہین اور ایسا ہی ابن معین اور ابوحاتم رازی اور دارقطنی اور حافظ ابی علی نیسابوری سے
روایت ہے جمع ہونا ان حفاظ کا اس لفظ کی تضعیف پر مقدم ہی تصحیح مسلم سی خاصکر جبکہ اسنے
اپنی کتاب مین اسکو روایت نہین کیا انتہی **قولہ** روایت ہے جابر سی کہا کہا رسول اللہ صلعم نے
امام کا پڑہنا مقتدیکا پڑہنا ہی یہ چارون حدیثین ابن ماجہ کی ہین **اقول** یہ حدیث سخت ضعیف ہے
کیونکہ ایک راوی اسکا جابر جعفی ہی وہ واضع حدیث کا ہی خود امام ابوحنیفہ رح نی اسپر جرح کی
ہی جیساکہ برہان شرح مواہب الرحمن مین مذکور ہے اور حافظ ابن حجر نے تلخیص مین کہا ہے کہ
حدیث من کان لہ امام مشہور من حدیث جابر ولہ طرق عن جماعۃ من الصحابۃ کلہا معلولۃ
ترجمہ حدیث من کان لہ امام مشہور ہی حدیث جابر سی اور واسطی اوسکے طریقہ ہین صحابہ کی ایک
جماعت سے کل معلول یعنی ضعیف ہین اور منتقی مین ہی روایت کیگئی ہی یہ حدیث مسند کل طریقون
سی کہ وہ ضعیف ہین صحیح یہ ہے کہ یہ حدیث مرسل ہی ایسا ہی برہان مین اسکے مرسل کو صواب
کہا ہی مین کہتا ہون اگر یہ حدیث صحیح ہی ہو تو بہی کچھ قباحت نہین کیونکہ یہ عام ہی اور حدیث
فاتحہ کی خاص **قولہ** کہا صاحب ہدایہ نی ہدایہ مین کثرت سے اعتبار سی کہ اجماع اسپر ہے کہ مقتدی
کچھ نہ پڑہی **اقول** صاحب ہدایہ کے اس قول کو خود محققین حنفیہ نی رد کر دیا ہی جسکو شوق ہو رسالہ
امام الکلام کا مطالعہ کری اور ماہر پر مخفی نہین کہ اکثر صحابہ کا مذہب قرات خلف امام کا تہا جیسا کہ
ترمذی نی کہا **قولہ** عبد اللہ بن زید بن اسلم اپنی باپ سے روایت کرتی ہین کہا تہی دس صحابہ نبی
صلعم کے کہ منع کرتی تہی شدت سے امام کے پیچھے قرات سی وہ ابوبکر صدیق اور عمر فاروق و عثمان
الخ **اقول** اس روایت کا کتب محدثین مین نام و نشان نہین مع اسکے ان صحابہ سے روایات قرات
کے موجود ہین جیسی کہ بیہقی نی حضرت عمر سی روایت کی ہی اور حدیث قد خالجنیہا کا وہی
جواب ہے جو ماقبل از انرح کا گذرا باقی رہی آثار سعد بن ابی وقاص وغیرہ کے کہ جو امام کے پیچھے

پڑہی اوسکے مونہہ مین پتہر اور آگ بہری جاوی یہ سبکی سب موضوع ہین بخاری نی رسالہ جزء قرات
مین کہا ہی کہ یہ الفاظ عالمون کی شان سی نہین کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی شان مین
کہی کہ اونکی مونہہ مین آگ پڑی مثل عمر رض اور عایشہ اور ابن عباس اور ابو ہریرہ وغیرہ کی باوجودیکہ
ان صحابہ سے قرات خلف امام کے روایات ہین مولانا عبدالحی صاحب نی اپنی رسالہ امام الکلام
مین ان آثار کا جواب آٹھہ وجہہ سی دیا ہی ایک جواب مین نقل کرتا ہون اسی دس نص ابن الہمام
وغیرہ ان قول الصحابی حجۃ مالم تنفیہ شی من السنۃ ومن المعلوم ان الاحادیث المرفوعۃ دالۃ علی
اجازت قرات الفاتحۃ خلف الامام کما سیاتی ترجمہ جواب جسکا تحقیق تصریح کی ہی ابن ہمام اور غیر اوسکے
نی کہ تحقیق قول صحابی کا حجت ہے جبتک کہ نفی نکرے اوسکو کوئی شی سنت سے اور یہ بات معلوم
ہے کہ احادیث مرفوعہ دلالت کرنیوالی ہین اجازت قرات فاتحہ پر جیسا کہ قریب آویگا غرضکہ
آثار باوجود صحیح ماننے کے بہی حجت نہین اور دلیل قوی مصنفہ مولوی احمد علی کی اکثر جواب تو
مولانا عبدالحی نی رسالہ امام الکلام مین دیدئی ہین مفصل جواب مولوی محمد حسین صاحب نے
اپنی پرچہ مین اور ایک رسالہ منفصل اوسکے جواب کا مسمی بقول جلی موجود ہے جسکا دل چاہے
اوسکی طرف توجہ کری اور استدلال کرنا آیت اذا قرء القران سی ٹہیک نہین کیونکہ یہ آیت مخصوص
ہی ساتہہ حدیث لاتفعلوا الا بام القران کے یا یون کہی کہ مراد ہی اس سے ماسوائی فاتحہ کے جمیع ہیں
الاولتین یا یون کہی کہ معنی فانصتوا کی حقیقی مراد نہین بلکہ معنی مجازی مراد ہین یعنی آہستہ پڑہو
کیونکہ نزول اسکا جہر مین ہی اور انصات کے معنے آہستہ پڑہنی کی آتی ہین اسلئی کہ اگر معنی حقیقی
مراد ہوتی تو خداوند کریم اس آیت کو ایسی موقعہ پر نازل فرماتی اور نہ حضرت صلعم مقتدیونکو
اجازت پڑہنی کی دیتی اگر یہ گمان نہین تو یہ کہو کہ معاذ اللہ حضرت قرآن کا خلاف کرتے تہے
مسلمان کی شان تو یہ نہین لیکن آپ لوگونکی شان سی یہ بعید نہین کہ جہین اس آیت کے معنے حضرت صلعم
اور صحابہ نے نہین سمجہی بعد اوسکے ہمارے امام نی جو پیغمبرون کی استاد ہین سمجہی ہین آگے یہ لوگ کیا
سمجہہ ہین کیا گئی حضرت خضر کو جو بقول بعض کی پیغمبر ہین اور جنکی حق مین اللہ فرماتا ہے علمناہ
من لدنا علما امام صاحب کا شاگرد بتلاتی ہین اب اگر مین دلایل پڑہنی فاتحہ کے ذکر کرون تو

ایک دفتر ہوجائیگا قدری قلیل تحریر ہوتے ہین اور روایت ہی عبادہ بن الصامت سے کہا ہتی ہم پیچھی رسول اللہ صلعم کے نماز فجر مین پس بہاری ہوئی قرات آپ پر جب کے فارغ ہوئی آپ فرمایا شاید تم پڑہتی ہو پیچھی امام اپنے کے ہہنی کہا ہان یا رسول اللہ تہی فرمایا پر گز مت پڑہو مگر الحمد پس تحقیق نہین نماز ہی واسطے اوس شخص کے جو نہ پڑہی اوسکو روایت کی اسکو ابو داؤد نی اور حسن کہا ترمذی نی ایسا ہی روایت کی اسکو نسائی اور دار قطنی نی اور دار قطنی نی کہا ہے رجال اوسکے ثقہ ہین اور منتقی الاخبار مین ہے روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہ تحقیق نبی صلعم نے کہا نہ پڑہی کوئی تمہارا جسوقت جہر سی پڑہون مگر الحمد روایت کیے اسکو دار قطنی نی اور کہا رجال سند اسکے کل ثقہ ہین اور اسکی شرح نیل الاوطار مین ہی روایت کیے احمد نی اور بخاری نی جزء قرات مین اور تصحیح کی اسکی اور صحیح کہا اسکو ابن حبان اور حاکم اور بیہقی نے طحاوی حنفی نی معانی الاثار مین نقل کیا ہی کہ ابراہیم تیمی نی کہا کہ مینی حضرت عمر سے سوال کیا قرات خلف امام سی پس حضرت عمر نی مجکو کہا پڑہ مینی کہا اگرچہ مین آپکے پیچھی ہون حضرت عمر نی فرمایا اگرچہ تو میری پیچھی ہو مینے کہا اگرچہ آپ پڑہتی ہون حضرت عمر نی فرمایا اگرچہ مین پڑہتا ہون اسیقدر پر اکتفا کرتا ہون جو مفصل چاہی مطولات کیطرف رجوع کری **قولہ** روایت ہے علقمہ بن وائل سی وہ روایت کرتی ہین اپنی باپ سے تحقیق نبی صلعم نے پڑہا غیر المغضوب علیہم و لا الضالین پس کہا آمین اور آہستہ کہا **اقول** تائید مذہب کے لئیے یہ حدیث تو نقل کر دی لیکن اسکا ضعف نہ نقل کیا یہی سرقہ بازی ہے حضرت سلامت ترمذی نی خود اپنی کتاب مین بیان کیا ہی کہ یہ حدیث صحیح نہین شعبہ نے کئی جگہہ غلطی کی ہی اور نہین تو فتح القدیر شرح ہدایہ کا ہی مطالعہ کیا ہوتا کہ شیخ ابن ہمام جو مذہب حنفی کی ثبوت کی درپی ہین انہون نے اس حدیث کی بابین کیا کچہہ لکہا ہے جہر کو ترجیح دی ہے یا خفی کو اور آگے جاکر جواب حدیث سکتہ کی نقل کرتی ہین اول تو ہم نہین مانتی کہ یہ سکتا آمین کے لئے ہے بلکہ یہ سکتہ الحمد کے لئیے ہے جیسا کہ تصریح کی ہی محققین نی اور قتادہ نی یہ نہین کہا کہ دوسرا سکتہ آمین کی لئی ہی آمین محض بی معنی قول قتادہ کا نقل کیا ہی دوسرے احادیث سکتہ اخیر کی صحیح نہین ہین جیسا کہ تصریح کی ہے مسک الختام مین **قولہ** معلوم ہوگیا کہ آمین آہستہ کہنے

سنت ہے اسواسطی کہ جب حضرت نے ولا الضالین پر سکتہ کیا تو آمین آہستہ کہی قول اپکو کہان سے
معلوم ہوا کہ آمین آہستہ کہنی سنت ہے احادیث صحیحہ صریحہ جو آمین جہر مین نص ہین اونکو
چھوڑ کر ایک حدیث ضعیف سے سنیت کو ثابت کیا آپکی دینداری ادنی اعلی پر روشن ہی یہ جو
آپ فرماتی ہین کہ سکتہ کیا تو آمین آہستہ کہی یہ کہانسی آپنی نکالا کہ سکتہ کرنی سی آمین آہستہ کہی
بلکہ سکتہ اسواسطے کیا کہ مقتدی آمین و ربقیہ الحمد سی فارغ ہوجاوین یہ آپکا ایسا استدلال ہے
کہ آجتک کسی حنفی کو بدون آپکے رہبر محمد شاہ کے نہ سوجھا تھا آپ محمد شاہ کی تقلید سی بے سوچے
سمجھے لکھہ دیتی ہین کچہ سمجھتی بوجھتی نہین کہ مین کیا کہتا ہون **قولہ** اگر امام جہر سی کہتا ہوتا تو
حضرت کیون تعلیم فرماتی کہ امام بہی آمین کہتا ہی **اقول** مولوی صاحب اپکو اتنا بہی محاورہ
عرب کا بہی معلوم نہین کہ لفظ قول کا جہر کے واسطی بولا جاتا ہے یہانسی تو آمین جہر کا ثبوت ہوتا ہے
باقی رہا رسول اللہ صلعم کا یہ فرمانا کہ امام بہی آمین کہتا ہی یہہ تحریص ہی آمین پر جیسا کہ دلالت
کرتا ہی اسپر لفظ فان الملائکۃ یقول آمین یعنی فرشتی بہی آمین کہتے ہین اور امام بہی کہتا ہے تم بہی
آمین کہو مولوی صاحب اون روایات کو جنمین یہ لفظ ہین جب امام آمین کہی تم بہی آمین کہو چھوڑ گئے
ہین ہم تو یہہ ہے کہ آپکو تعصب نے ہی بی سند کی باتین ہانک کر مصنف کہلانا منظور ہے
باقی آمین کا دعا ہونا ہم نہین تسلیم کرتے کہ آمین دعا ہی اور قول عطا کا جو بخاری نی نقل کیا
ہی اسپر کچہ حجت نہین بلکہ ایک اسم فعل ہے جسکے معنی یہ ہین ایسا ہی ہوگا جیسا کہ مروی ہے ابن
عباس سی یا دعا کی مہر جیسا حدیث مین آیا ہے یا اسم ہی اسمای الہی سی جیسا کہ معالم مین
مجاہد سی نقل کیا ہی اگر ان ہی لیوین کہ آمین دعا ہی تو بہی آیت ادعو ربکم تضرعا سی نفی جہر
کی نہین ثابت ہوتی بلکہ نفی عنف یعنی جہر شدید کی ہی جیسا کہ دلالت کرتا ہی اسپر لفظ فانہ
لا یحب المعتدین کا اگر نفی جہر کے بہی اس آیت سے ہم تسلیم کرین تو بہی یہ عام ہے آمین مخصوص
ہے احادیث صحیحہ سے چہ جائیکہ یہہ آیت مخصوص البعض ہوا اور حدیث ابن مسعود کی کہ چار چیز کو
آہستہ کہی امام اسکی کوئی سند کتب محدثین مین نہین نہایت افسوس ہے کہ آپ احادیث صحیحہ سے
قطع نظر کرکے اقوال مرجوح و موضوعہ سی استدلال کرتی ہین کل کو خداوند کریم کو کیا جواب دوگے

شعر ترسم نرسی بکعبہ ای اعرابی ٭ کین رہ کہ تو میروی بترکستانست ٭ آپ یہہ جو فرماتی ہین کہ
آمین بالجہر لیتا رہا ہے آپ نماز جہر کو بھی چھوڑ دین کیونکہ آمین بھی رہا ہے **قوله** روایت ہے
علقمہ بن وائل سے انہی روایت کی اپنی باپ وائل سے کہتی ہین وائل کہ دیکھا مینی نبی صلعم کو
کہ رکھا ہاتھہ دہنا اپنا اوپر بائین کے نیچے ناف کے **اقول** یہہ حدیث منقطع ہے کیونکہ علقمہ نے اپنی باپ
سے نہین سنا کذا نقلہ فی التقریب ورشیخ الحنفیہ فی فتح القدیر کے بحث آمین مین کہا ہے کہ علقمہ
باپ سے چہہ ماہ کے بعد پیدا ہوا اور ایسی ہی روایت دوسری حضرت علی کی ضعیف ہے کیونکہ اسمین
ایک راوی عبدالرحمن اسحاق واسطی ہی اور وہ بالاتفاق محدثین کی ضعیف ہے اور حدیث ہاتھہ علی
الصدر کی صحیح ہے نقل کیا ہے اسکو بلوغ المرام مین ابن حجر نے **قوله** کہا مالک رح نے موطا مین نہین ہے
ہمارا عمل اسپر لیکن ادنی وترکی تین رکعت ہین **اقول** قول امام مالک سے یہہ نہین معلوم ہوتا کہ وتر ایک
رکعت جایز ہی نہین ہماری نزدیک وتر ایک تین پانچ سات سب طرح درست ہے لیکن وتر ایک
رکعت کا مذہب جمہور کا ہے عراقی نے نقل کیا ہے کہ جو وتر ایک پڑہتی تہی انمین سی خلفاء اربعہ اور
سعد بن ابی وقاص اور معاذ بن جبل و ابی بن کعب و ابوموسی و ابودرداء و حذیفہ و ابن مسعود و ابن
عمر و ابن عباس و معاویہ و تمیم داری و ابوایوب انصاری و ابوہریرہ و فضالہ بن عبید و عبد اللہ
بن زبیر و معاذ بن الحارث وغیرہ کا یہی مذہب ہے اور بسطرح جو اب لوگ تر پڑہتی ہین بالکل مکروہ ہین
بلکہ تین کا وتر پڑہنا ہی نہین چاہئے ایک سلام سی کیونکہ تین رکعت وتر ایک سلام سی پڑہنی کی کوئی
حدیث قوی نہین اور نہی تین رکعت پڑہنی کی بہت سے احادیث ہین آئی ہی دارقطنی نے بسروایات
ثقات کے ابوہریرہ سی نقل کیا ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے نہ وتر پڑہو ساتہہ تین رکعت کے نہ مشابہت
کرو وتر کو ساتہہ مغرب کے صحیح کہا اسکو ابن حبان اور حاکم نے اور بہت سی احادیث ہین وتر
تین رکعت مین ہین جسکا دل چاہی کتب محققین کا مطالعہ کری **قوله** روایت کی امام مالک نے
نی یزید بن رومان سی کہ انہی کہا تہی لوگ کہڑی ہوتی عمر بن الخطاب کے خلافت مین رمضان مین
ساتہہ تیئیس ۲۳ رکعتوں کی **اقول** یزید بن رومان نے زمانہ عمر کا نہین پایا جیسا کہ کہا ہے کبیری شرح
منیہ وغیرہ مین لہذا یہ روایت منقطع ہوئی اور منقطع حجت نہین چہ جائیکہ حضرت عمر سی اسکے

خلاف روایت صحیح سی مروی ہو اوسی مُوطا مین ہی کہ حکم کیا عمر بن الخطاب نے ابی بن کعب و
تمیم داری کو کہ لوگونکو گیارہ رکعت پڑہاوین اب انصاف کرنیکی بات ہے کہ رسول اللہ صلعم اور حضرت
ابی بکر صدیق کا عمل گیارہ رکعت پر یعنی آٹھہ تراویح تین وتر پر رہا ہو اور حضرت عمر بہی نے اسکا ارشاد
فرمایا اب سنت رسول اللہ صلعم اور سنت خلفاء پر عمل تو بالکل چلا گیا اور نئی نئی رکعتین ایجاد کر لین
قولہ اب ہماری بہائیون نے آٹھہ رکعت پر اکتفا کیا **اقول** ہم لوگ تو گیارہ یا تیرہ رکعت جو
رسول اللہ و خلفاء راشدین سی ثابت ہین اور جسکو شیخ الحنفیہ ابن ہمام بہی سنت کہتی ہین
پڑہتی ہین ہان آپ لوگ خلاف رسول و صحابہ کا کرتے ہین کچہہ اللہ کو زیادہ عبادت کی حاجت
نہین بلکہ خداوند کریم یہ دیکہتا ہی کہ کون میرے رسول کی پیروی کرتا ہی چنانچہ فرمایا اللہ تعالی نے
ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ اپنی محبت کو حضرت کے اتباع پر معلق کرتا ہی ہم لوگ تو
حضرت اور صحابہ کا طریقہ جو بعینہ مصداق ما انا علیہ واصحابی کا ہی برتتی ہین اگر مخالف اس طریقہ
کے ہین تو آپ ہین **قولہ** تو انصاف کرای بہای اگر حضرت جمع کرتی دو نمازین ایک وقت مین تو
قید اول وقت کی کیا ضرورت تہی انتہی **اقول** آپکے فہم کو کیا کہون جو دلیل عین جمع فی الصلوٰۃ
کی ہی اوسکو اپنی مدعا کے موافق زبردستی بناتی ہین یوخر الظہر الی وقت العصر فجمع بینہما یعنی
تاخیر کرتی ظہر کو اول وقت عصر تک پہر جمع کرتی درمیان اون دونونکے صاف اس مدعا پر دال ہے
کہ جب عصر کا وقت ہوتا تو درمیان اون دونو کے جمع کرتی جیسا کہ فا ئی فجمع کی ہماری تائید کرتی
ہی اس عبارت سے جمع وقت ثانی مین ادنی عربی دان بہی سمجہہ سکتا ہی آپکی فہم کو خدا جانی کیا ہوا
یہ تعصب ہی سب عمل کراتی ہی اب منصف کو چاہیی کہ انصاف کی نظر سی دیکہی کہ جب وقت عصر
کا آجاتا تب جمع کرتی یا قبل اسکے باقی رہا جمع کرنا اسکا اول وقت عصر مین جمع کرنیوالیکو اختیار ہے
جسوقت فرصت اور موقع پاوی اوسوقت جمع کری خدا جانی اپنی آنکہونپر پردہ ڈالکر
لکہدیا کہ ظہر آخر وقت ظہر کے پڑہی باقی رہا استدلال اس آیت سی ان الصلوٰۃ کانت علی المومنین
کتابا موقوتا یعنی نماز مومنونپر فرض ہی وقت پر تعین کرنیوالی اوقات کے وہ ہین جنپر نزول اس آیت
کا ہوا انہون نے اسطرح وقت کو معین کیا کہ حضر مین وقت پر پڑہو و سفر مین جمع کر لو اگر آپکا کچہہ

اعتراض ہی تو رسول صلعم پر ہوگا کہ جنہوں نی سفر مین جمع نمازون ہین کی نہ ہمپر ہم تو رسول اللہ
صلعم کے تابع ہین آپنی جسطرح کیا یا فرمایا اسیطرح کرتے ہین آپکا ہی کچھہ قصور نہین آپکو بہتے تعمیل
ابو حنیفہ کی تابعداری ضرور ہی چاہیے احادیث محمد رسول اللہ صلعم کی کیسی ہی مخالف ہون
فقط آگے جواب دعا بعد فرضونکی بابت مین کچھہ تحریر کرتی ہین جو لوگ ہین اوٹھاتی چند وجہ سے
وہ اسکو پسند نہین کرتی اول یہ کہ کوی حدیث صحیح بعد نماز کے دعا اوٹھانیکے بعد مین نہین آئی
وجہ دویم یہہ کہ جسطور آپ لوگ دعا مانگتی ہین نہ تو کسی صحابی سی منقول ہی نہ کسی امام سے فقط
رواج پڑ گیا ہی باقی جواب تمثیل بکری بربری کی دیتی ہین یہہ مقیس علیہ ٹہیک نہین کیونکہ مطلق
بکری کی حلت مین تو حدیث آئی ہی یہہ بکری بہی اسیکی افراد مین سی ہی بخلاف اسکی کہ کوی
حدیث صحیح مطلق نماز کے بعد ہاتہہ اوٹہانیکی نہین آئی اب جواب تو آپکے ہو چکی لیکن تہوڑی
سی گذارش درباب اس عبارت کے جواب عبد الوہاب کے نقل کرتی ہین باقی ہی سن لیجیے کہ مصنف
میزان شعرانی کا نہ صحابی نہ تابعی نہ مجتہد نہ کوی بڑا امام ہی جو آپ اوس سی نقل کرتے ہین سب جواب
خیال جسکا نام و نشان دلیل شرعی سی نہین ہمپر کچھہ حجت نہین اور نہ کسی مسلمانکو اسکا اعتقاد
چاہیی کیونکہ یہہ مخالف ہے صریح قرآن و احادیث کے بلکہ رجما بالغیب ہے دیکہی یہہ نقشی وحی وغیرہ
مقامات کے جسکو انہون نی دیکہا نہین اور نہ آپنی اوسکا ملاحظہ کیا ہی کسطرح بنائی آیا آپ پر
یا انپر وحی نازل ہوئی تہی ہم لوگونکا وہی مقام ہی جہان صحابہ تابعین حضرات کے اتباع کا ہی
اور جو دایرہ شریعت کا آپنی بنایا ہے ہم اوس خانہ مین ہین جہان محمد رسول اللہ صلعم کیونکہ ہم اونکے
اتباع ہین آگے جو آپ چاروں مذاہب کے سند اللہ تک پہونچاتی ہین اگر یہہ سب اللہ کیجانب سے ہین تو غیر مذہب
بلاشبہ یہ کہیگا کہ مسلمانونکا خدا کیسا ہی کہ ایک ہی چیز کو حلال بہی کہتا ہے اور حرام بہی کیونکہ بہت سے
چیزین ایک امام کے نزدیک حلال ہین اور دوسرے کی نزدیک حرام اور یہ جو آپ سند نقل کرتی ہین
بالکل واہی اور افترا ہی امام ابو حنیفہ پر کیونکہ انہون نی کسی کتاب مین یہہ نہین کہا کہ مینی ابن
عباس کا مذہب لیا ہی بلکہ ابن عباس کا مذہب اکثر مخالف ہے مذہب ابو حنیفہ رح کے اور ایسا ہی مذہب
عطا کا بہت مخالف ہی مذہب امام ابو حنیفہ کے جیسی رفع یدین آمین فاتحہ خلف امام وغیرہ مین

دائرہ شریعت مین تو اونہی بہت سی کو لکہا تہا اور زندان چارونکی لاہی یہ نقشہ نیز انکا اینی نہ
جسکو آنکہون سے دیکہا کسطرح پہلی سی بنا دیا خدا جانی اوسکی کیا کیفیت ہوگی چاہیے یہہ امام ہی اپنے
مقلدونکے عمل نامہ تلوائینگے حضرت رسول کریم کو تو اونہی خارج کیا جو بالکل معصوم ہین نہین نہین
اینی انصاف کیا وہ ہملوگونکے ساتہہ ہونگے آپ تو اونکے دائرہ سی ہی خارج ہین کیون صاحب آپکے
نزدیک یہہ امام پیغمبرون سی بڑی ہوئی ہین پیغمبر تو نفسی نفسی پکارینگے اور یہ بیخوف ہوکر مقلدون
کے پیچہی پہرینگے کیا یہ رافضیونکی طرح یہ چارون امام آپکے نزدیک معصوم ہین جو انکا حساب کتاب
نہین ہوگا اینی تو وعظ مین فرمایا تہا کہ یہ چارون امام عرش کو اوٹہاوینگے وہ تو بموجب قول آپکے
عرش کی نیچے ہونگے پہر میزان پر کسطرحسی آجاوینگے نعوذ باللہ من ہذہ العقیدۃ الفاسدۃ یہہ نقشہ
جنت اور قبونکا تو آپنی عجیب بنایا ہے کہ جنکی بابت ... مین اللہ فرماتا ہی نہ آنکہون نے دیکہا نہ کانو
نی سنا نہ کسی ولپر خطرہ گذرا آپ ان چیزونکا نقشہ بتاتی ہین عجب یہہ ہے کہ پیغمبر کے قبہ کے پاس
ابوحنیفہ کا تو قبہ بنایا اور قبہ صدیق اکبر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان اور علی رضی اللہ تعالے
عنہم وغیرہ صحابہ جو آپکے صحبت مین جان ومال صرف کرتی رہی انکو بالکل خارج کردیا نعوذ باللہ
آپنی شیعہ کا مذہب تو نہین اختیار کیا کہ صحابہ کی ایسی دشمنی ہے کہ انکو آپکی خاقت سی خارج کرتے ہین
اور انکا درجہ کم جانتی ہین درجہ ائمہ اربعہ سی اب خدمتمین بہائی مسلمانونکی گذارش ہے کہ مولوی
عبدالرب نے بالکل لوگونمین نام آوری اور فخر کیلئے ان تلبیسات کو جمع کیا ہے اور محض دنیا کی کمائی کی
فکر مین ہین اور عبدالوہاب شعرانی جنکی عبارتونکا ترجمہ کیا ہی اور بہت انکے مداح ہین وہ تقلید کو بہت زور
شور سی رد کرتی ہین جس کتاب سے مولوی صاحب نقل کرتی ہین اوسی کتاب کی صفحہ ۴۳ مین وہ
فرماتی ہین لم یبلغنا عن احد من الائمۃ انہ امر اصحابہ بالتزام مذہب معین بل المنقول تقریرہم
الناس علی العمل بفتوی بعضہم بعضاً لانہم کلہم علی الہدی من ربہم ولم یبلغنا فی حدیث صحیح و
لاضعیف ان رسول اللہ صلعم امر احداً من الائمۃ بالتزام مذہب معین ترجمہ ہمکو کسی امام سے نہین
پہنچا کہ اینی یارونکو فرمایا ہو لازم پکڑنا ایک مذہب معین کا بلکہ اماموسی تو یہ تجویز منقول ہے کہ
بعضی بعضونکی قول پر عمل کرین بسبب اسکے کہ سب امام ہدایت پر ہین اپنی رب سے اور ہمکو نہین پہنچا

کسی حدیث صحیح یا ضعیف سے کہ حضرت نے کسی امتی کو فرمایا ہو لازم پکڑنا ایک مذہب معین کا اب بہائی
مسلمان انصاف کرین کہ مولویصاحب نے معتقد علیہ تقلید کو کیا رد کرتی ہین مولویصاحب نے
اس عبارتکو توچہوڑدیا اور اپنی موافق عبارتکو لیلیا نومن ببعض ونکفر ببعض عقلمند کو ایک اشارہ کافی
ہی مولویصاحبکو لازم ہی کہ اس شبہ تقلید کو گردن سی اوتار کر عمل بالحدیث شروع کرین فقط

اطلاع ضروری

بخدمت بہائی مسلمانونکے گذارش ہی کہ مولوی عبد الرب کو تحقیق دین کی بالکل منظور نہین
بلکہ تحصیل دنیا دون کی فکر مین سرگرم ہین جسطرح دنیا وصول ہووی چال چلتی ہین چنانچہ
عمل مولد القیام باتفاق محققین مذہب اربعہ کے بدعت ہے اور پختہ قبر کا بنانا جو منہی عنہ ہے اب بنا لکے
کیلئے اوسکی قایل ہو گئی ہین طرفہ یہ ہی کہ اول خود ہی اسکی بدعت ہونیپر مہر کر چکے ہین اور وعظ کو
محض وسیلہ بنایا ہوا ہی جسجگہ بیٹہ بیٹہ ہین کو دشمن متبعان سنت کا دیکہتی ہین وہان ان لوگو نیمثل
رافضیونکی تبرا اڑاتی ہین اور کوئی وعظ انکا خالی نہین ہوتا کہ جسمین غیبت متبعان سنت
کی نہین ہوتی اور نہین ڈرتے ان وعید سے ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتا فکرہتموہ ترجمہ کیا دوست
رکہتا ہی کوئی تم مین سی یہہ کہ کہاوی گوشت بہائی اپنی مردیکا بس ناخوش رکہوگے تم اسکو اور
حدیث شریف مین آیا ہی ملعون من ضار مؤمنا او مکر بہ ترجمہ ملعون ہی جو مسلمانکو تکلیف دی یا
اوس سی مکر کرے روایت کی ہی اسکو ترمذی نے بدعت ہونا مولد کا غایۃ الکلام مین مفصلاً
مرقوم ہی یہان بہی ایکدو عبارت نقل کیجاتی ہین قال جامع مجموعۃ الفتاوی للقاضی شہاب الدین
سئل القاضی عن مجلس المولد الشریف قال لا ینعقد لانہ محدث وکل محدث ضلالۃ وکل ضلالۃ فی
النار ترجمہ کہا ہی جامع مجموعہ فتاوی جو واسطی قاضی شہاب الدین کے ہے سوال کیگئی قاضی مجلس
مولد شریف سی کہا نہ منعقد کیجاوی اسواسطی کہ تحقیق وہ بدعت ہے اور تمام بدعت گمراہی ہے اور تمام
گمراہی دوزخ مین اور ایسا ہی کہا ہے صاحب ذخیرۃ السالکین نے موافق گفتار نور الیقین لمن طلب الدین
کی چیزیکہ نام آن مولد است مانند بدعت است چہ رسول صلعم مجلس را بدین نفرمودہ و نہ خلفاے
و نہ ائمہ و نہ خود این فعل کردہ اند ایسا ہی کہا شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی نے اپنی بعض

مکتوبات مین اور احمد بن محمد بن محمد مصری مالکی ذکہا ہی قد اتفق العلماء المذاہب الاربعۃ بذم العمل فمن یذمہ قال العلامہ معز الدین حسن الخوارزمی فی تاریخہ وصاحب اربل الملک المظفر ابو سعید الکوکبری کان ملکا مسرفا یامر علماء زمانہ ان یعملوا باستنباطہم واجتہادہم وان لا یتبعوا المذہب غیرہم حتی مالت الیہ جماعۃ من العلماء وطایفۃ من الفضلاء ویحتفل لمولد النبی صلعم فی الربیع الاول وہو اول من احدث من الملوک ہذا العمل انتہی ترجمہ تحقیق علماء مذاہب اربعہ نے اتفاق کیا ہی ساتہہ برائی عمل کے بیچ اون شخصون مین سے جو برائی کرتا ہی اوسکی کہا ہی علامہ معز الدین حسن الخوارزمی نے اپنی تاریخ مین اور صاحب اربل کا بادشاہ مظفر ابو سعید کوکبری تہا بادشاہ مسرف امر کرتا تہا علماء زمانی اپنی کو ساتہہ کا عمل کرین ساتہہ استنباط اور اجتہاد اپنی کی اور نہ تابعداری کرین مذہب غیر اپنی کی یہانتک کہ مائل ہوئی طرف اسکے ایک جماعت علماء سے اور ایک گروہ فضلا سے اور مجلس کرتا تہا واسطی مولد نبی صلعم کے بیچ ربیع اول کے وہ اول بادشاہون وہ شخص ہی جسنی اس عمل کو نکالا فقط غرض یہ عمل اس بادشاہ مسرف نے نکالا ہی اور متقدمین مین سی کسی نے اس عمل کو نہین کیا لہذا بدعت ٹہیر التفصیل اس امر کے کتب مطولات مین مسطور ہی اور نہی پختہ بنانی قبر کی تمام کتب حدیث و فقہ مین مذکور ہی ترمذی مین ہی قال نہی رسول اللہ صلعم ان تجصص القبور وان یکتب علیہا وان یبنی علیہا وان توطا ترجمہ کہا راوی نے منع فرمایا رسول اللہ صلعم نے اس بات سے کہ گچ کیجاوی قبر اور اس بات کہ لکہا جاوی وسپر بنا کیجاوی اور سپر اور پامال کیجاوی اور مسلم مین حضرت علی سی روایت ہے ولا قبرا مشرفا الا سویتہ یعنی مت چہوڑ قبر بلند کو مگر برابر کر دی تو اوسکو فقط الحاصل قبر کا پختہ بنانا منہیات شرعیہ سے ہے سب مسلمانونکو چاہیے باتونکا عامل ہو ہرنہیں لازم ہے تاکہ صورت مولویانہ دیکہکر دہوکہ مین نہ پڑین علینا الا البلاغ

جواب مجمل بلاغ المبین محمد شاہ

بعد حمد و صلوۃ کے بخدمت بہائی مسلمانونکے گذارش ہی کہ محمد شاہ کا یہی کام ہی کہ دہوکہ دیکر عوام مسلمانونکی لیئی ہمیشہ سرقۃ فی الروایات کرکے دوچار گپین ہانک کر ایک ایک سالہ تبدعین کی خوشی کیلیئے دو چار ماہ کے بعد اپنی نام یا کسی غیر کے نام سی شایع کر دیتا ہی چنانچہ تہوڑے ایام ہوی کہ ایک سالہ مسمی بلاغ المبین جو بالکل دہوکہ بازی سی مملو ہی لکہکر شایع کیا چونکہ

رسالہ التعویات سے پڑہتا لہذا آپ نے اوسکی طرف توجہ نہ کی یہ کہ اوسکا جواب نہیں ہو سکتا اب میں بطور
اجمال کی کچھہ گذارش کرتا ہوں سب صاحبونکو چاہئے کہ بنظر انصاف اسکا ملاحظہ کریں اور باقی کو اسیپر
قیاس کریں اسکی کتاب میں کل تین کس ہیں اول یہ کہ آمین جہر میں کوئی حدیث صحیح نہیں پانچ صحابیسے
اسکی روایت ہے کل ضعیف ہیں **اقول** مولویصاحب نے یہاں عجیب الٹہ ڈہیری کی ہے کہ ایک ثقہ کے
جو راوی ضعیف تہی اول صفحہ پر سب کو لکہہ پائی اور ایک جگہہ دوسرے کا نام کہیں اوسکے باپ کا
بدلدیا اب میں تین طرق صحیح آمین جہر میں نقل کرتا ہوں حدثنا مخلد بن خالد الشعیری نا ابن نمیر
نا علی بن صالح عن سلمۃ بن کہیل عن حجر بن عنبس عن وائل بن حجر انہ صلی خلف رسول اللہ صلعم
فجہر بآمین وسلم عن یمینہ وعن شمالہ حتی رایت بیاض خدہ حدثنا بندار نا یحیی بن سعید عبد الرحمن
بن مہدی قالا نا سفیان عن سلمۃ بن کہیل عن حجر بن عنبس عن وائل بن حجر قال سمعت النبی صلعم
قرا غیر المغضوب علیہم ولا الضالین قال آمین ومد بہا صوتہ حدثنا محمد بن کثیر انا سفیان عن سلمۃ عن
حجر بن عنبس الحضرمی عن وائل بن حجر قال کان رسول اللہ صلعم اذا قرا ولا الضالین قال آمین ورفع
بہا صوتہ طریق اول پر بیان مجتہد صاحب نے دو طرح جرح کی اول یہ کہ یہ حدیث منقطع ہے مگر یہہ
دعوی ہی دعوی ہے اسپر کوئی دلیل نہیں البتہ منقطع ثابت ہوتی جبکہ حجر بن عنبس نے وائل بن حجر
سے نہ سنا ہوتا حالانکہ وائل بن حجر سے حجر بن عنبس نے سنا ہے کیونکہ اگر نہ سنا ہوتا حجر نے وائل سے تو بطور
شیخین اور کہتا ترمذی اسکو منقطع نہ صحیح حسن اسیطرح ابوداود وغیرہ محدث اسکو منقطع کہتے حالانکہ
آجتک کسی نے نہیں کہا باقی رہا روایت کرنا اس میں علقمہ کا تو ہمارے کچھہ منافی نہیں کیونکہ سماع اسکو واسطے
سے بھی ہوا اور بلا واسطہ بھی ہو جہاں بلا واسطہ تہا وہاں بلا واسطہ کیا اور جہاں واسطے سے تہا وہاں
واسطے سے بیان کیا مع اسکے حدیث علقمہ کے درباب جہر کی ضعیف ہے فقط جرح دوسری یہہ کہ علاء
بن صالح کثیر الوہم جواب اسکا یہہ ہے کہ اس طریق میں علاء بن صالح نہیں بلکہ علی بن صالح ہے اور وہ ثقہ
اب مدفوع ہوئیں دونوں جرح جب راوی اسکے ثقہ ٹہیری تو صحیح ہوا یہ طریق اور طریق دوسری
پر بہی دو اعتراض کئے اول انقطاع کا جواب اسکا پہلے گذرا دوسرے تدلیس سفیان کا جواب اسکا
یہہ ہے کہ کاشکی آپ اصول حدیث کا مطالعہ کرتی تو یہ اعتراض زبان پر نہ لاتے مگر کچھہ بے علمی اور کچھہ

تعصب نہیں ہی حدیث رسول کو کسیطرح بگاڑیں اور اپنا مذہب بنائیں اور نہیں تو ذرا رسالہ جو مشکوۃ کے
اول ہی اوسکو بہی ملاحظہ فرماوین بحث تدلیس مین ہی ونسب الجمہور الی قبول تدلیس من عرف انہ
لا یدلس الا عن ثقۃ کابن عیینۃ ترجمہ کیا ہی جمہور طرف قبول کرنے تدلیس اوس شخص کے جو جانا جاوے
کہ تحقیق وہ نہین تدلیس کرتا مگر ثقہ سی مثل بیٹے عیینہ کے انتہی اور بیٹا عیینہ کا سفیان ہی دیکہیی خود
محدثین نی اسکی تصریح کی ہی کہ سفیان کی روایت قبول ہی کیونکہ وہ تدلیس ثقہ سی کرتا ہی اسیواسطے تو
تقریب مین اوسکی شان مین لکہا ہی ثقہ حافظ فقیہ امام حجۃ کان ربما دلس لکن عن الثقات باقی رہا سفیان
سو وہ بہی تدلیس ثقہ سی کرتا ہی جیسا کہ تدریب الراوی مین کہا ہی قال شیخ الاسلام لا شک انہ جرح
ای التدلیس فی من وصف بہ الثوری والاعمش فلا اعتذار انہما لا یفعلانہ الا فی حق من یکون ثقۃ عندہما
انتہی یہ دونون سفیان ثقہ سی تدلیس کرتے ہین لہذا قبول ہی اور حنفیہ کے ہان تو تدلیس سب قسم
کی درست ہے پہر اعتراض کی کیا وجہ اب دفع ہوی یہ دونون اعتراض اور طریق ثالث مین تین اعتراض
کئے دو تو وہی ہین جنکا جواب گذرا تیسرا یہ کہ محمد بن کثیر کثیر الغلط ہی حالانکہ یہہ محمد بن کثیر نہین بلکہ
محمد بن کثیر جو سفیان کا شاگرد ہی وہ دوسرا ہے جسکے حق مین لکہا ہی ثقہ دلیل اسکی یہہ ہے کہ بخاری نے
اپنی کتاب مین اس طریق یعنی محمد بن کثیر قال حدثنا سفیان سے لایا ہی اور بخاری ضعیف سے روایت نہین
کرتا وجہ دوسری یہ ہی کہ ابوداؤد درجہ حادی عشرہ مین ہی اور یہ محمد بن کثیر جو ثقہ ہی درجہ عاشر مین
اور دوسرا محمد بن کثیر درجہ تاسع مین تو اولی قریب ہے بہ نسبت ثانی کی فقط غرض یہہ ہے کہ حدیث
جہر آمین مین اٹھارہ طرق صحیح ہوئی ہی اب یہان سی ثبوت ہوا کہ اسکے بہت طرق صحیح ہین
دوسرا رکن آپکا یہہ ہی کہ یہ حدیث آیت کے مخالف اور قرآن قطعی حدیث ظنی جواب آیت کا بحث
آمین مین گذرا کہ اس آیت سی نفی جہر کے نہین بلکہ نفی عنف کی ہی جیسا کہ اسپر قرینہ ہے قولہ
لا یحب المعتدین یعنی وہ حد سے بڑہنیوالونکو دوست نہین رکہتا اگر یہ بہی مانا جاوی تو بہی یہ آیت
مخصوص ہی حدیث سی اور کل محققین حتی کہ امام اعظم سبکا یہی مذہب ہے کہ تخصیص
کلام اللہ کی خبر واحد سے درست ہے جیسا کہ نقل کیا امام رازی نی محصول مین اور صاحب مسلم نے
اور عدم تخصیص یہہ مسئلہ نکالا ہوا عیسے بن ابان کا جیسا کہ مصرح ہے کتب اصول مین باقی یہہ جواب

کہتی ہین کہ مخالف ہے احادیث مشہورہ کے کوئی حدیث صحیح آمین خفی مین نہین پہر مشہور کہان سے ہوگئی رکن تیسرا یہہ ہے جو احادیث اپنی مدعا کے ثبوت کے لئی لائی ہین اور جواب انکا بحث آمین مین گذرا اور حدیث ارتجاج کو جو باعتبار بعض کے موضوع کہتا ہی آجتک اسکو کسی محدث نے موضوع نہین کہا آپ ارتجاج کے معنی نہین سمجھے ذرا تحفۃ المتقین کا ملاحظہ فرمائی باقی کل کتاب مین کوئی بات قابل جواب کے نہین انتہی فقط

جواب بعض مطاعن مبتدعین

قولہم بعض ان مین متعہ کے قایل ہین جواب یہہ بالکل عاملان سنت نبوی پر افترا ہے یہ لوگ عمل بالحدیث کا دعوی رکہتی ہین اور اوسپر عمل کرتی ہین اور روایت مسلم مین صاف آچکا ہی کہ متعہ قیامت تک حرام ہی پہر کیونکر ہوسکتا ہی کہ باوجود نص صریح کی اسپر عمل نکیا جاوے ہان البتہ حنفیہ کی علما اس فکر مین ہین کہ باہین سی کسیطرح نکاح درست ہو دلیلین جواز کی اپنی رسایل مین قایم کرتی ہین جسکا دل چاہی ادلہ کاملہ کو دیکہی اب دیکہی کہ حنفیہ کے ہان بہت سی طرح زنا ہوسکتا ہے دار الحرب ولواطت وغیرہ مین حد نہین آتی گہر کے خبر نہین لیتی کہ جو انواع زنا کے حد ہی جب وسکوی بہت سے مقامات مین دفع کیا تواب تو زانیون کی خوب بن آئی فقط قولہم انکی یہان سود لینا یہان جایز ہے خنزیر کی چربی کا بہی استعمال درست ہے جواب یہہ بہی تمام افترا ہی یہ یاد رکہو ایسی افتراؤنکی سزا سوا دوزخ کے اور کیا کہین اب مین ایک فتوی اسی باب مین جناب مولانا مولوی نذیر حسین صاحب کا نقل کرتا ہون

کیا فرماتی ہین علماء دین اس مسئلہ مین کہ سود دینا وسود لینا کیسا ہے اور استعمال چربی خنزیر کا حلال ہے یا حرام بینوا توجروا **جواب** حلال جانتی والا سود لینی کو یعنی حلال سمجہکر لیوی کافر ہے اور مرتکب بغیر حلال سمجہنے کے فاسق قال اللہ تعالی الذین یاکلون الربوا لایقومون الا کما یقوم الذی یتخبطہ الشیطان من المس ذلک بانہم قالوا انما البیع مثل الربوا واحل اللہ البیع وحرم الربوا وعن جابر قال لعن رسول اللہ صلعم آکل الربوا وموکلہ وکاتبہ وشاہدیہ وقال ہم سواء رواہ مسلم اور سود سب جگہہ حرام ہے اور اسکی تخصیص کا کچہ ثبوت نہین ایسا ہی حال چربی خنزیر کا ہے قال اللہ تعالی انما حرم علیکم المیتۃ والدم ولحم الخنزیر من کل الوجوہ حرام ہے گو چربی ہی ہو مستحل کافر مرتکب فاسق حررہ محمد سعید عفی عنہ —

الجواب حق فماذا بعد الحق الا الضلال سید محمد نذیر حسین

اب مین کہتا ہون بلکہ حنفیہ کے نزدیک ربو لینا درست ہے ہدایہ صفحہ ۷ مین ہے لا ربو بین المسلم والحربی فی دار الحرب یعنی نہین ربو ہے درمیان مسلم اور حربی کی دار الحرب مین اب ظاہر ہے کہ ہندوستان آپکی نزدیک من کل الوجوہ تو دار الاسلام ہے ہی نہین اگر ہے تو آپکے مشایخ یہان سے ہجرت کیون کرتے اور یہہ بھی ہدایہ مین ہے کہ ایک مٹہی غلہ دو مٹہیون سے بیچنا درست ہے ایسا ہی ایک پیسا دو پیسے سے ایک کہجور دو کہجورون سے اب بتلائیے اسطرح سے اگر کوئی بدمعاش چاہے تو سینکڑون من غلہ ربو سے بیچ لے اور حنفی کا حنفی بنا رہے واہ ری مذہب تو کہو انکی نزدیک جبتک انزال نہو غسل نہین آتا جواب یہہ بھی ہم لوگون پر افترا ہے ہماری نزدیک تو غیبوبت حشفہ سے غسل واجب ہوجاتا ہے ہان البتہ یہ مذہب ابی کا غسل کا حضرت عثمان رض و بخاری و داود ظاہری و ایک جماعۃ صحابہ و تابعین کا ہے اگر کوئی انکا مذہب اختیار کرے اور حدیث عایشہ کو اوسکا ناسخ نہ سمجہے تو اوسپر کچہہ قباحت نہین اب خیال فرمائیے تعجب ہے مذہب حنفیہ پر کہ کہتے ہین کہ وطی صغیرہ اور عورت مردہ اور چارپایے سے غسل بغیر انزال کے نہین آتا اور بحر الرایق مین ہے اگر لپیٹ حشفہ کو کپڑے سے وطی کرے تو جبتک انزال نہو غسل نہین آتا یہہ کہان سے نکال لیا لوگون پر جنکے پاس دلیل موجود ہے [illegible] کی خبر نہین [illegible] یعنی غسل کیسا ہے جو کیا جاوے [illegible] جیسے آپ [illegible] تخصیص [illegible] پیچ تو یہہ ہے کہ یہہ لوگ نبی امام کے تابع ہین نہ رسول اللہ کے ابہی تو ہم اسیقدر پر اکتفا کرتے ہین اگر پہر کوئی صاحب زبان کہولینگے تو ان شاء اللہ ایک علیحدہ رسالہ انکی ہر ایک باب کا لکہکر پیش کیا جاویگا

اللہم فاطر السموات والارض توفنی مسلما والحقنی بالصالحین وآخر دعوانا الحمد للہ رب العالمین

قطعہ تاریخ از جناب مولانا مولوی محمد غلام اکبر خان صاحب اکبر تخلص

گلزار آسیہ کا دو چہپ چکا یہہ جب دم — مسلم نے بہی اسی دم یون سال طبع لکہا

کیا کہتا ہے مولف کیا ہیں ہم بہرا ہے سے — خاکہ ام اڑایا صاحب گلزار آسیہ کا